قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں

عِلم اور عُلماء

تصنیف لطیف

حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی

ناشر

مرکزی مجلس امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

Marfat.com

قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں

علم اور علماء

تصنیف لطیف

حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی

ناشر

مرکزی مجلس امام اعظم (رجسٹرڈ)

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات نمبر ۴۵

بانی و سرپرست : علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری مظہری

نام کتاب : ــــــــــ علم اور علماء

نام مصنف : ــــــــــ حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی دامت برکاتہم العالیہ

تعداد ــــــــــ ایک ہزار (۱۰۰۰)

اشاعت بار اوّل ــــــــــ سنہ ۱۴۱۲ھ / سنہ ۱۹۹۲ء

مطبع ــــــــــ شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

ناشر ــــــــــ مرکزی مجلس امام اعظم رجسٹرڈ لاہور چھاؤنی

قیمت : ــــــــــ دعائے خیر بحق اراکین و معاونین

نوٹ : اراکین کے علاوہ دوسرے حضرات ۱۶ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر منگوائیں۔

ــــــــــ رابطے کا پتا ــــــــــ

مرکزی مجلس امام اعظم رجسٹرڈ

پرویز الیکٹرک سٹور کوڑے چوک کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ کوڈ نمبر ۵۴۸۱۰

Marfat.com

انتساب

والد گرامی جان محمد مرحوم کے نام جنھیں علم دین اتنا زیادہ عزیز تھا کہ اپنے بڑھاپے میں مجھ اکلوتے بیٹے کو دور دراز مقام پر علم حاصل کرنے کے لئے جانے کی اجازت دی۔ اور مرض الموت میں اپنی حالت سے گھر والوں کو مجھے مطلع کرنے سے منع کیا تاکہ تعلیم کا نقصان نہ ہو۔ مگر میری دستار بندی سے آٹھ ماہ بیشتر مجھے عالم دین دیکھنے کی تمنا لے کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔

خدائے عزوجل ان کی قبر پر رحمت و نور کی بارش فرماتا رہے اور قیامت کے دن سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

Marfat.com

یہ مجموعہ مندرجہ ذیل کتابوں کے حوالوں سے مزین ہے

نمبر شمار	نام کتب	اسمائے مصنفین	سنہ وفات
۱	قرآن مجید	منزل من اللہ۔ ابتدائے نزول ۶۱۰ء انتہائے نزول ۶۳۲ء	
۲	بخاری شریف	ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری قدس سرہٗ	۲۵۶ھ
۳	مسلم شریف	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری قدس سرہٗ	۲۶۱ ″
۴	ابو داؤد شریف	ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہٗ	۲۷۵ ″
۵	مشکوٰۃ شریف	شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی قدس سرہٗ	۷۴۰ ″
۶	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی برہان پوری قدس سرہٗ	۹۷۵ ″
۷	فتح الباری	حضرت علامہ ابو الفضل احمد بن حجر عسقلانی قدس سرہٗ	۸۵۲ ″
۸	مرقاۃ	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی، قدس سرہٗ	۱۰۱۴ ″
۹	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری قدس سرہٗ	۱۰۵۲ ″
۱۰	تفسیر کبیر	امام محمد فخر الدین رازی قدس سرہٗ	۶۰۶ ″
۱۱	تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی قدس سرہٗ	۷۲۵ ″
۱۲	تفسیر معالم التنزیل	ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی قدس سرہٗ	۵۱۶ ″
۱۳	شرح فقہ اکبر	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی قدس سرہٗ	۱۰۱۴ ″
۱۴	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ	۱۳۴۰ ″
۱۵	بہار شریعت	ابو العلا صدر الشریعہ محمد امجد علی قدس سرہٗ	۱۳۶۷ ″
۱۶	غنیۃ الطالبین	غوث صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ	۵۶۱ ″
۱۷	کیمیائے سعادت	حجۃ الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہٗ	۵۰۵ ″
۱۸	التعریفات	سید شریف جرجانی قدس سرہٗ	۸۱۶ ″

Marfat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	نگاہِ اوّلیں	۶
۲	علم کی فضیلت	۷
۳	طلب علم اور اس کی فضیلت	۲۲
۴	طالب علم اور اس کی نیت	۴۱
۵	فقہ اور فقہا کی فضیلت	۵۱
۶	علمار کی فضیلت	۶۲
۷	مجلس علمار کی فضیلت	۸۰
۸	تعلیم وتصنیف کی فضیلت	۸۵
۹	بے عمل عالم	۹۱
۱۰	دنیا دار اور برے علمار	۹۷
۱۱	علم چھپانے والے علمار	۱۰۹
۱۲	عالم کی توہین	۱۱۲
۱۳	جاہل مفتی	۱۱۶
۱۴	متفرقات	۱۲۱

Marfat.com

نگاہِ اولیں

اسلام کا دارو مدار اور اس کی ساری رونق علم دین ہی سے ہے مگر عام لوگ اس کی اہمیت سے بہت کم واقف ہیں یہی وجہ ہے کہ ان میں کے اکثر عالموں سے تعلق نہیں رکھتے، ان سے دور بھاگتے بلکہ ان میں سے بعض تو بلا وجہ عالم دین سے بغض و عناد رکھتے ہیں اور انکی توہین کر کے اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں۔ اسلئے ہم نے علم دین طالب علم اور علماء و فقہا کی فضیلت پر قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ سے یہ مجموعہ تیار کر دیا تاکہ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک جو ان کا درجہ ہے اس سے عام لوگ بھی آگاہ ہو جائیں اور ان سے استفادہ کر کے اپنے ایمان و عمل کو سنواریں۔

ساتھ ہی اس کتاب میں ان سوالوں کے جوابات بھی ملیں گے کہ حقیقت میں عالمِ دین کون ہے؟ کیا صرف پڑھنے اور سند پانے سے عالم ہو جاتا ہے یا اس کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے؟ کون سند یافتہ عالم جاہل محض سے بدتر ہے؟ وہ کونسا عالم ہے جس پر جاہل سے زیادہ عذاب ہوگا؟ وہ کونسے نام نہاد علماء ہیں جو بدترین مخلوق ہیں؟ کونسی چیز علماء کے دلوں سے علم کو نکال دیتی ہے؟ عالم حق گوئی کیوں نہیں کرتا؟ کب عالم کو برا کہنا کفر ہے؟ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ علم الفتویٰ کیسے حاصل ہوتا ہے؟ کون عالم فقہ کے دروازہ میں داخل نہیں ہوتا؟ اور علم کی بغل میں شیطان نے کس چیز کا جھنڈا اگاڑا ہے؟

دعا ہے کہ خدائے عزوجل سب لوگوں کو اس کتاب سے پورے طور پر مستفید ہونے کی توفیق رفیق بخشے اور اسے میرے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

۲۵ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

Marfat.com

۷۸۶

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللّٰه

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

علم دین جو قرآن مجید اور حدیث شریف سے تعلق رکھتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جس پر قرآن و حدیث کے سمجھنے کا دار و مدار ہے جیسے لغت، نحو اور صرف وغیرہ کا علم۔ دوسرے وہ جو عقیدے، عمل اور اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کے علاوہ ایک علم اور ہے جو ایک نور ہے اس سے خدائے تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس کو علم حقیقت کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں جس علم کی فضیلت بیان کی گئی ہے وہ حسب درجہ علم کی ان تمام قسموں کو شامل ہے۔ (ماخوذ اشعۃ اللمعات)

عِلم کی فضِیلت

۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے (پ۱۶ ع ۱۴)

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں

Marfat.com

کہ اس آیت کریمہ سے علم کی فضیلت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے اسلئے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم کے علاوہ کسی دوسری چیز کی زیادتی کے طلب کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد اول صفحہ ۱۳۳)

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَ عِمَادُ الدِّیْنِ۔ رواہ ابوالشیخ

علم اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبا ہے۔ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۷۶)

۳۔ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْعِلْمُ خَیْرٌ مِّنَ الْعِبَادَۃِ رواہ ابوالشیخ

علم عبادت سے بہتر ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۷۶)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا۔

تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَۃً مِّنَ اللَّیْلِ خَیْرٌ مِّنْ اِحْیَائِھَا۔

رات میں ایک گھڑی علم کا پڑھنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۳۶)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ ایک گھنٹہ آپس میں علم کی تکرار کرنا،

Marfat.com

استاد سے پڑھنا، شاگرد کو پڑھانا، کتاب تصنیف کرنا یا ان کا مطالعہ کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵۱)

۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

فَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَیْرٌ مِّنْ	علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے
فَضْلٍ فِیْ عِبَادَۃٍ وَ مَلَاکُ	بہتر ہے اور دین کی اصل پرہیزگاری
الدِّیْنِ الْوَرَعُ۔	ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶)

یعنی علم کی زیادتی اگرچہ تھوڑی ہو عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اگرچہ زیادہ ہو (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۷۲) اور دین کی درستگی حرام اور شبہ حرام سے بچنے میں ہے جیسے کہ دین کا فساد لالچ میں ہے (مرقاۃ ج ۱ ص ۲۵۱)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا۔

اَلْعِلْمُ ثَلَاثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ	علم تین ہیں۔ ثابت آیت، مضبوط
اَوْسُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْفَرِیْضَۃٌ	حدیث اور تیسرے فریضۂ عادلہ یعنی
عَادِلَۃٌ۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ	اجماع وقیاس (مشکوٰۃ ص ۳۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ دین اور شریعت کے

Marfat.com

اصول کے علم چار ہیں قرآن مجید، حدیث شریف، اجماع اور قیاس۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۶۷)

۷۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اِثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ۔ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔

رواہ البخاری

دو چیزوں کے سوا کسی میں حسد جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے راہِ حق میں خرچ کرے۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے دین کا علم عطا فرمایا تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اسکی تعلیم دیتا ہے (بخاری ج ۱ ص ۱۷)

یہ آرزو کرنا کہ کسی کی نعمت یا فضیلت اس کی بجائے مجھ کو مل جائے اسے حسد کہتے ہیں اور حسد کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یعنی حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے کہ آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۳۱۶) اور اس حدیث شریف میں جو بظاہر دو چیزوں میں حسد کرنے کو جائز بتایا گیا اس کا مطلب ہے رشک وآرزو۔ حدیث شریف کا

Marfat.com

خلاصہ یہ ہے کہ لوگ طرح طرح کی آرزو کرتے ہیں لیکن آرزو کرنے کے لائق صرف دو نعمتیں ہیں ایک وہ مال جو راہ حق میں خرچ کیا جائے اور دوسرے وہ علم کہ اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور اسے لوگوں کو سکھایا جائے۔

۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ	جب انسان مرجاتا ہے تو اس سے
عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ	اس کا عمل کٹ جاتا ہے مگر تین عمل کا
اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ	ثواب برابر جاری رہتا ہے صدقۂ جاریہ
اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ	علم جس سے نفع حاصل کیا جائے یا
وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ	نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے
رواہ مسلم	(مشکوٰۃ صـ ۳۲)

صدقۂ جاریہ سے مراد ہے مسجد و مدرسہ بنوانا یا زمین اور کتاب وغیرہ وقف کرنا۔ اور علم سے مراد ہے دینی کتابیں تصنیف کرنا اور اچھے شاگردوں کو چھوڑ جانا جن سے دینی فیضان جاری رہے۔ اور باپ نے اگر اپنی اولاد کو نیک بنایا تو وہ اس کے لئے دعائے خیر کریں یا نہ کریں باپ کو بہرحال ثواب ملے گا۔

۹۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے۔

Marfat.com

اَلْعِلْمُ خَزَائِنُ وَمِفْتَاحُهَا السُّوَالُ فَاسْئَلُوْا يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ

علم خزانے ہیں اور ان کی کنجی سوال ہے تو سوال کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۶)

۱۰۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْعِلْمُ مِيْرَاثِيْ وَمِيْرَاثُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

علم میری میراث ہے اور جو مجھ سے پہلے انبیاء گذرے ہیں ان کی میراث ہے (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اَلْعِلْمُ وَالْمَالُ يَسْتُرَانِ كُلَّ عَيْبٍ وَالْجَهْلُ وَالْفَقْرُ يَكْشِفَانِ كُلَّ عَيْبٍ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

علم اور مال ہر عیب کو چھپاتے ہیں اور جہالت و غریبی ہر عیب کو کھولتے ہیں۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْعِلْمُ بِاللّٰهِ۔ اِنَّ الْعِلْمَ يَنْفَعُكَ مَعَهٗ قَلِيْلُ الْعَمَلِ وَكَثِيْرُهٗ

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا علم بہترین عمل ہے۔ علم کے ساتھ تجھے تھوڑا اور زیادہ عمل فائدہ دے گا

Marfat.com

وَاِنَّ الْجَهْلَ لَا يَنْفَعُكَ مَعَهٗ قَلِيْلُ الْعَمَلِ وَلَا كَثِيْرُهٗ۔ رواہ الحکیم

اور جہالت کے ساتھ نہ تجھے تھوڑا عمل فائدہ دے گا اور نہ زیادہ۔

(کنز العمال ج۱۰ ص۸۲)

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

خُيِّرَ سُلَيْمَانُ بَيْنَ الْمَالِ وَالْمُلْكِ وَالْعِلْمِ فَاخْتَارَ الْعِلْمَ فَاُعْطِيَ الْمُلْكُ وَالْمَالُ لِاخْتِيَارِهِ الْعِلْمَ۔ رواہ ابن عساکر

حضرت سلیمان علیہ السلام مال، سلطنت اور علم کے درمیان اختیار دئے گئے تو انھوں نے علم کو پسند فرمایا تو علم اختیار کرنے کے سبب سلطنت اور مال سے بھی سرفراز کئے گئے۔

(کنز العمال ج۱۰ ص۸۷)

۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ الْعِلْمَ خَلِيْلُ الْمُؤْمِنِ۔ رواہ الحکیم

علم کو لازم پکڑو اس لئے کہ علم مومن کا گہرا دوست ہے۔

(کنز العمال ج۱۰ ص۸۸)

۱۵۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

فَضْلُ الْعِلْمِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ۔ رواہ الحاکم

علم کی زیادتی مجھے عبادت کی زیادتی سے بہت محبوب ہے (کنز العمال ج۱۰ ص۸۸)

Marfat.com

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَلِيْلُ الْعَمَلِ يَنْفَعُ مَعَ الْعِلْمِ وَكَثِيْرُ الْعَمَلِ لَا يَنْفَعُ مَعَ الْجَهْلِ۔

تھوڑا عمل علم کے ساتھ فائدہ دیتا ہے اور زیادہ عمل جہالت کے ساتھ فائدہ نہیں دیتا۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج۱۰ ص۸۸)

۱۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

لِكُلِّ شَيْءٍ طَرِيْقٌ وَطَرِيْقُ الْجَنَّةِ الْعِلْمُ۔

ہر چیز کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج۱۰ ص۸۹)

۱۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ صَارَ بِالْعِلْمِ حَيًّا لَمْ يَمُتْ اَبَدًا۔

جو علم سے زندہ ہو گا وہ کبھی نہیں مرے گا۔ (حاشیہ ہدایہ جلد اول ص۲)

رہتا ہے نام علم سے زندہ ہمیشہ داغ
اولاد سے تو بس یہی دو پشت چار پشت

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَا اسْتَرْذَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَبْدًا اِلَّا حَظَرَ عَلَيْهِ الْعِلْمَ

اللہ تعالیٰ علم و ادب کو بندہ پر روک کر اسے ذلیل کرتا

Marfat.com

وَالْاَدَب۔ رواہ ابن النجار ہے۔ (کنز العمال ج۔ ا ص ۸۹)

۲۰۔ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں

تَعَلَّمِ الْعِلْمَ فَاِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ كَانَ الْعِلْمُ لَكَ جَمَالًا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ مَالٌ كَانَ الْعِلْمُ لَكَ مَالًا۔

علم حاصل کرو۔ اگر تمہارے لئے مال بھی ہوگا تو علم تمہارے لئے خوبصورتی ہوگا اور اگر تمہارے لئے مال نہیں ہوگا تو علم ہی تمہارے لئے مال ہوگا (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۵)

۲۱۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ بَعْضُهُمْ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا اَلسَّيْلُ هٰهُنَا الْعِلْمُ شَبَّهَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْمَاءِ لِخَمْسٍ

اللہ تعالیٰ کے قول اَنْزَلَ الخ یعنی خدائے عزوجل نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی (پ ۱۳ ع ۸) اس کے بارے میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ اَلسَّيْل سے مراد یہاں علم ہے۔ پانچ وجہ ہے کہ علم کو پانی

Marfat.com

خِصَالٍ۔

سے تشبیہ دی۔

اَحَدُهَا۔ كَمَا اَنَّ الْمَطَرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ كَذٰلِكَ الْعِلْمُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ۔

اوّل۔ جیسے بارش آسمان سے اترتی ہے ایسے ہی علم بھی آسمان سے اترتا ہے۔

وَالثَّانِى۔ كَمَا اَنَّ اِصْلَاحَ الْاَرْضِ بِالْمَطَرِ فَاِصْلَاحُ الْخَلْقِ بِالْعِلْمِ۔

دوم۔ زمین کی درستگی بارش سے ہے تو مخلوق کی درستگی علم سے ہے۔

وَالثَّالِث۔ كَمَا اَنَّ الزَّرْعَ وَالنَّبَاتَ لَا يَخْرُجُ بِغَيْرِ الْمَطَرِ كَذٰلِكَ الْاَعْمَالُ وَالطَّاعَاتُ لَا تَخْرُجُ بِغَيْرِ الْعِلْمِ۔

سوم۔ جیسے کھیتی اور ہریالی بغیر بارش کے نہیں پیدا ہوتی ایسے ہی اعمال وطاعات کا وجود بغیر علم کے نہیں ہوتا۔

وَالرَّابِع۔ كَمَا اَنَّ الْمَطَرَ فَرْعُ الرَّعْدِ وَالْبَرْقِ كَذٰلِكَ الْعِلْمُ فَاِنَّهٗ فَرْعُ الْوَعْدِ وَالْوَعِيْدِ۔

چہارم۔ جیسے کہ بارش گرج اور بجلی کی فرع ہے ایسے ہی علم ہے کہ وہ وعدہ اور وعید کی فرع ہے۔

وَالْخَامِس۔ كَمَا اَنَّ الْمَطَرَ

پنجم۔ جیسے کہ بارش نفع اور نقصان

Marfat.com

نَافِعٌ وَضَارٌّ كَذٰلِكَ الْعِلْمُ نَافِعٌ وَضَارٌّ نَافِعٌ لِمَنْ عَمِلَ بِهٖ ضَارٌّ لِمَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِهٖ ۔

دونوں پہنچاتی ہے ایسے ہی علم سے نفع اور نقصان دونوں پہنچتا ہے جو علم پر عمل کرے اس کے لئے وہ فائدہ مند ہے ۔ اور جو اس پر عمل نہ کرے اس کے لئے نقصان دہ ہے ۔ (تفسیر کبیر ج ا ص ۲۷۶)

۲۲ ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔

اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَالِ بِسَبْعَةِ اَوْجُهٍ ۔

مال سے علم سات وجہوں سے افضل ہے ۔

اولها ۔ اَلْعِلْمُ مِيْرَاثُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمَالُ مِيْرَاثُ الْفَرَاعِنَةِ ۔

اوّل ۔ علم انبیاء علیہم السلام کی میراث ہے اور مال فرعونوں کی میراث ہے ۔

والثانی ۔ اَلْعِلْمُ لَا يَنْقُصُ بِالنَّفَقَةِ وَالْمَالُ يَنْقُصُ ۔

دوم ۔ علم خرچ کرنے سے نہیں گھٹتا ہے اور مال گھٹتا ہے ۔

والثالث ۔ يَحْتَاجُ الْمَالُ اِلَى الْحَافِظِ وَالْعِلْمُ يَحْفَظُ صَاحِبَهٗ ۔

سوم ۔ مال حفاظت کا محتاج ہوتا ہے اور علم عالم کی حفاظت کرتا ہے ۔

Marfat.com

وَالرَّابِعُ۔ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ يَبْقٰى مَالُهٗ وَالْعِلْمُ يَدْخُلُ مَعَ صَاحِبِهٖ قَبْرَهٗ۔

چہارم۔ جب آدمی مرجاتا ہے اس کا مال دنیا میں باقی رہتا ہے اور علم اس کے ساتھ قبر میں جاتا ہے۔

وَالْخَامِسُ۔ اَلْمَالُ يَحْصُلُ لِلْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ وَالْعِلْمُ لَا يَحْصُلُ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ۔

پنجم۔ مال مومن اور کافر دونوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اور علمِ دین صرف مومن کو حاصل ہوتا ہے۔

وَالسَّادِسُ۔ جَمِيْعُ النَّاسِ يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى صَاحِبِ الْعِلْمِ فِيْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ وَلَا يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى صَاحِبِ الْمَالِ۔

ششم۔ سب لوگ اپنے دینی معاملہ میں عالم کے محتاج ہیں اور مالدار کے محتاج نہیں۔

وَالسَّابِعُ۔ اَلْعِلْمُ يُقَوِّى الرَّجُلَ عَلَى الْمُرُوْرِ عَلَى الصِّرَاطِ وَالْمَالُ يَمْنَعُهٗ

ہفتم۔ علم سے پل صراط پر گذرنے میں قوت حاصل ہوگی اور مال اسمیں رکاوٹ پیدا کرے گا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۷)

۲۳۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً۔

ایک ساعت غور و فکر کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸)

Marfat.com

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس فضیلت کی دو وجہیں ہیں۔

احدھما۔ اَنَّ التَّفَکُّرَ یُوْصِلُكَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَ الْعِبَادَۃَ تُوْصِلُكَ اِلٰی ثَوَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالَّذِیْ یُوْصِلُكَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی خَیْرٌ مِمَّا یُوْصِلُكَ اِلٰی غَیْرِ اللّٰہِ۔

اوّل۔ غور وفکر کرنا تجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچائے گا۔ اور عبادت تجھے اللہ تعالیٰ کے ثواب تک پہنچائے گی اور جو چیز کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والی ہو وہ بہتر ہے اس چیز سے جو تجھے غیر اللہ تک پہنچائے۔

والثانی۔ اَنَّ التَّفَکُّرَ عَمَلُ الْقَلْبِ وَالطَّاعَۃَ عَمَلُ الْجَوَارِحِ وَالْقَلْبُ اَشْرَفُ مِنَ الْجَوَارِحِ فَکَانَ عَمَلُ الْقَلْبِ اَشْرَفَ مِنْ عَمَلِ الْجَوَارِحِ۔ وَالَّذِیْ یُؤَکِّدُ ھٰذَا الْوَجْہَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ جَعَلَ الصَّلٰوۃَ وَسِیْلَۃً اِلٰی

دوم۔ غور وفکر دل کا کام ہے اور فرمانبرداری دوسرے اعضا کا عمل ہے۔ اور دل تمام اعضا سے افضل ہے تو اس کا عمل بھی تمام اعضا کے عمل سے افضل ہے۔ اور وہ دلیل جو اس بات کو مضبوط کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ہے یعنی میری یاد کیلئے

Marfat.com

ذِكْرِ الْقَلْبِ وَالْمَقْصُوْدُ اَشْرَفُ مِنَ الْوَسِيْلَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْعِلْمَ اَشْرَفُ مِنْ غَيْرِهٖ۔

نماز قائم کرو (پ۱۶ ع ۱۰) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دل کی یاد کیلئے نماز کو وسیلہ ٹھہرایا۔ اور مقصود وسیلہ سے افضل ہوتا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ علم دوسری چیزوں سے افضل ہے۔ (تفسیر کبیر ج اول ص۲۸۰)

۲۴۔ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ تَعَالٰى وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا فَسَمَّى الْعِلْمَ عَظِيْمًا وَسَمَّى الْحِكْمَةَ خَيْرًا كَثِيْرًا فَالْحِكْمَةُ هِيَ الْعِلْمُ وَقَالَ اَيْضًا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فَجَعَلَ هٰذِهِ النِّعْمَةَ مُقَدَّمَةً عَلٰى جَمِيْعِ النِّعَمِ فَدَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے (پ۵ ع ۱۴) تو اللہ تعالیٰ نے علم کو عظیم فرمایا اور (آیت کریمہ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا پ۳ ع ۵ میں) حکمت کو خیر کثیر فرمایا اور حکمت علم ہی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا (پ۲۷ ع ۱۱) تو خدائے تعالیٰ نے اس نعمت کو ساری نعمتوں پر مقدم فرمایا جس سے ثابت

Marfat.com

اَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهٖ۔ ہوا کہ علم سب سے افضل ہے۔

(تفسیر کبیر ج ا صفحہ ۲۸)

۲۵۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اَلْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ۔ اَلْعِلْمُ يَحْرُسُكَ وَاَنْتَ تَحْرُسُ الْمَالَ وَالْمَالُ تَنْقُصُهُ النَّفَقَةُ وَالْعِلْمُ يَزْكُوْ بِالْاِنْفَاقِ۔ وَالْعِلْمُ حَاكِمٌ وَالْمَالُ مَحْكُوْمٌ عَلَيْهِ۔

علم مال سے بہتر ہے۔ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ علم حاکم ہے اور مال محکوم علیہ ہے۔ (تفسیر کبیر ج ا صفحہ ۲۸۳)

۲۶۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اَلْقَلْبُ مَيِّتٌ وَحَيَاتُهٗ بِالْعِلْمِ۔

دل مردہ ہے اور اس کی زندگی علم سے ہے (تفسیر کبیر ج اول صفحہ ۲۸۴)

۲۷۔ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

كَمَا اَنَّ الْغَيْثَ يُحْيِى الْبَلَدَ الْمَيِّتَ فَكَذَا عُلُوْمُ الدِّيْنِ تُحْيِى الْقَلْبَ الْمَيِّتَ۔

جیسے بارش مردہ شہر میں زندگی پیدا کر دیتی ہے ایسے ہی دین کے علوم مردہ دل میں زندگی ڈال دیتے ہیں۔

(فتح الباری شرح بخاری ج ا صفحہ ۱۶۱)

Marfat.com

طلبِ علم اور اس کی فضیلت

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ — علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (و عورت) پر فرض ہے۔

رواہ ابن ماجہ (مشکوٰۃ ص۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں شارحین حدیث نے فرمایا کہ علم سے مراد وہ مذہبی علم ہے جس کا حاصل کرنا بندہ کے لئے ضروری ہے جیسے خدائے تعالیٰ کو پہچاننا، اس کی وحدانیت اس کے رسول کی نبوت کی شناخت اور ضروری مسائل کے ساتھ نماز پڑھنے کے طریقے کو جاننا مسلمان کے لئے ان چیزوں کا علم فرض عین ہے اور فتویٰ و اجتہاد کے مرتبہ کو پہنچنا فرض کفایہ ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص۲۳۳)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں علم سے مراد وہ علم ہے جو مسلمانوں

Marfat.com

کو وقت پر ضروری ہے مثلاً جب اسلام میں داخل ہوا تو اس پر خدائے تعالیٰ کی ذات وصفات کو پہچاننا اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کو جاننا واجب ہوگیا اور ہر اس چیز کا علم ضروری ہوگیا کہ جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں۔ اور جب نماز کا وقت آگیا تو اس پر نماز کے احکام کا جاننا واجب ہوگیا۔ اور جب ماہ رمضان آگیا تو روزہ کے احکام کا سیکھنا ضروری ہوگیا اور جب مالک نصاب ہوگیا تو زکاۃ کے مسائل کا جاننا واجب ہوگیا۔ اور اگر مالک نصاب ہونے سے پہلے مرگیا اور زکاۃ کے مسائل کو نہ سیکھا تو گنہگار نہ ہوا۔ اور جب عورت سے نکاح کیا تو حیض ونفاس وغیرہ جتنے مسائل کا میاں بیوی سے تعلق ہے مسلمان پر جاننا واجب ہو جاتا ہے۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول صـ ۱۶۱)

اور حضرت علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دکانداروں کو درے مار کر علم سیکھنے کے لئے بھیجتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص خرید وفروخت کے احکام نہ جانے وہ تجارت نہ کرے کہ لاعلمی میں سود کھائے گا اور اسے خبر نہ ہوگی۔ اسی طرح ہر پیشہ کا ایک علم ہے یہاں تک کہ اگر حجام ہے تو اس کو یہ جاننا ضروری ہے کہ آدمی کے بدن سے کیا چیز کاٹنے کے لائق ہے اور کیا چیز

Marfat.com

کاٹنے کے لائق نہیں ہے وعلیٰ ھٰذا القیاس ۔ اور یہ علوم ہر شخص کے حال کے موافق ہوتے ہیں لہٰذا بزاز پر حجامت کا پیشہ سیکھنا فرض نہیں
(کیمیائے سعادت صـــ ۱۲۹)

انتباہ ۔ علم حاصل کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طالب علم بن کر کسی مدرسہ میں اپنا نام لکھائے اور پڑھے جیسا کہ رائج ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علمائے اہلسنت سے ملاقات کر کے شریعت کا حکم ان سے معلوم کرے یا معتبر اور مستند کتابوں کے ذریعہ حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی جانکاری حاصل کرے ۔

۲ ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ۔

طَلَبُ الْعِلْمِ سَاعَةً خَيْرٌ مِّنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ وَطَلَبُ الْعِلْمِ يَوْمًا خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ

ایک ساعت علم حاصل کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے ۔ اور ایک دن علم حاصل کرنا تین مہینے کے روزے سے بہتر ہے ۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ صـــ ۷۵)

۳ ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔

طَلَبُ الْعِلْمِ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ

علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ہے نماز سے ، روزہ سے

Marfat.com

وَالْجِهَادِ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی — حج سے اور جہاد فی سبیل اللہ سے

رواہ الطبرانی — (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۷۵)

۴۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْہِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَہَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ۔

جو شخص، علم دین حاصل کرنے کیلئے سفر کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے۔ اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔

رواہ الترمذی وابوداؤد — (مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

فِیْہِ اِیْمَاءٌ اِلٰی اَنَّ طُرُقَ الْجَنَّۃِ مَحْصُوْرَۃٌ فِیْ طُرُقِ الْعِلْمِ فَاِنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ لَا یَتَصَوَّرُ بِدُوْنِ الْعِلْمِ۔

اس حدیث شریف میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ جنت کے راستے علم کے راستوں میں محدود ہیں اسلئے کہ نیک عمل بغیر علم کے متصور نہیں۔ (مرقاۃ ج ۱ ص ۲۲۹)

Marfat.com

اور تحریر فرماتے ہیں کہ احمد بن شعیب سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے شہر بصرہ میں اس حدیث شریف کو ایک محدث سے بیان کیا جبکہ اس مجلس میں ایک بد مذہب معتزلی بھی بیٹھا ہوا تھا جو علم حاصل کرنے کے لئے آیا ہوا تھا اس نے اس حدیث شریف کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کل ہم جوتا پہن کر چلیں گے اور اس سے فرشتوں کے پروں کو روندیں گے۔ جب اپنے کہنے کے مطابق دوسرے دن وہ جوتا پہن کر چلا تو دھڑام سے گر گیا اور اس کے پیروں میں مرض آکلہ پیدا ہو گیا جس سے اس کے دونوں پیر سڑ گئے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صہ ۲۲۹)

اور طبرانی نے کہا کہ میں نے ابن یحیٰی ساجی سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک محدث کے یہاں جانے کے لئے بصرہ شہر کی گلیوں میں سے گذر رہے تھے تو ہمارے ساتھ ایک مسخرہ آدمی تھا جو اپنے دین میں متہم تھا اس نے کہا اِرْفَعُوْا اَرْجُلَكُمْ عَنْ اَجْنِحَةِ الْمَلٰٓئِكَةِ لَا تَكْسِرُوْهَا۔ اپنے پیروں کو فرشتوں کے پروں سے اٹھالو انھیں نہ توڑو۔ یعنی اس حدیث شریف کا مذاق اڑایا تو اسی جگہ پر اس کے پیروں نے اس کو پچھاڑ دیا اور وہ دھڑام سے زمین پر گر گیا۔

(مرقاۃ ج ا صہ ۲۲۹)

Marfat.com

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ۔ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔

رواہ مسلم

جو شخص علم کی تلاش میں راستہ چلتا ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس پر جنت کے راستہ کو آسان کر دیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں (یعنی مسجد، مدرسہ یا خانقاہ میں) جمع ہوتی ہے اور قرآن مجید کو پڑھتی پڑھاتی ہے تو ان پر خدا کی تسکین نازل ہوتی ہے، خدا کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں۔

(مشکوٰۃ صـ ۳۲)

۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ رواہ الترمذی

جو علم کی تلاش میں نکلا تو وہ واپسی تک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۴)

نوٹ۔ فتویٰ حاصل کرنے کے لئے عالم دین کے گھر جانا یہ بھی طلب علم میں داخل ہے۔

۷۔ حضرت سنجرہ ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰی۔ رواہ الترمذی والدارمی

جس نے علم حاصل کیا تو یہ حاصل کرنا اس کے گذرے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔

اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ طالب علم جو گناہ چاہے کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ علم دین حاصل کرنے سے گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ اچھی نیت سے علم حاصل کرنا توبہ سے اس کے گناہوں کی معافی کا وسیلہ ہو گا۔

۸۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

لَنۡ یَّشۡبَعَ الۡمُؤۡمِنُ مِنۡ خَیۡرٍ یَّسۡمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوۡنَ مُنۡتَهَاهُ الۡجَنَّةُ۔

خیر یعنی علم کی باتیں سننے سے مومن کبھی سیر نہیں ہوگا یہاں تک کہ جنت میں پہنچ جائے گا۔

رواہ الترمذی (مشکوٰۃ صـ۳۴)

۹۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنۡ طَلَبَ الۡعِلۡمَ فَاَدۡرَکَهٗ کَانَ لَهٗ کِفۡلَانِ مِنَ الۡاَجۡرِ فَاِنۡ لَّمۡ یُدۡرِکۡهُ کَانَ لَهٗ کِفۡلٌ مِّنَ الۡاَجۡرِ۔

جس نے علم دین تلاش کیا اور اسے پالیا تو اس کے لئے ثواب کا دوہرا حصہ ہے۔ اور جس نے اس کو نہیں پایا تو اس کے لئے ایک حصہ ہے

رواہ الدارمی (مشکوٰۃ شریف صـ۳۶)

۱۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَوۡحٰی اِلَیَّ اَنَّهٗ مَنۡ سَلَکَ مَسۡلَکًا فِیۡ طَلَبِ الۡعِلۡمِ سَهَّلۡتُ لَهٗ طَرِیۡقَ الۡجَنَّةِ

خدائے تعالیٰ نے یہ میری طرف وحی فرمائی ہے کہ جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستہ پر چلے گا میں اسکے لئے جنت کا راستہ آسان

Marfat.com

رواہ البیہقی — کردوں گا۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۶)

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ — دو بھوکے سیر نہیں ہوتے ہیں۔
مَنْهُومٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ — ایک علم کا بھوکا علم سے سیر نہیں ہوتا
وَمَنْهُومٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا۔ رواہ البیہقی — دوسرے دنیا کا بھوکا دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ صہ ۳۷)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

علم ہرچند بیشتر حاصل می کند متعطش تر می گردد۔ (اشعۃ اللمعات ج ا صہ ۱۷۳) — آدمی جس قدر علم زیادہ حاصل کرتا ہے اس کی پیاس اور بڑھ جاتی ہے۔

معلوم ہوا کہ جس مولوی کا پیٹ علم سے بھر جائے حقیقت میں اس نے علم حاصل ہی نہیں کیا۔

۱۲۔ حضرت عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

مَنْهُومَانِ لَا يَشْبَعَانِ — دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے

Marfat.com

صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ
الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ اَمَّا
صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ
رِضًى لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا
صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى
فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ
عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا اِنَّ
الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ
رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى قَالَ
وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اِنَّمَا
يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمَاءُ ۔

رواہ الدارمی

علم والا اور دنیا دار مگر دونوں برابر نہیں
کہ علم والا خدائے تعالیٰ کی خوشنودی
بڑھاتا ہے اور دنیا دار سرکشی میں
بڑھ جاتا ہے ۔ پھر حضرت عبداللہ
نے یہ آیت پڑھی کَلَّا الخ یعنی
خبردار ہو بیشک انسان سرکشی کرتا
ہے جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز
سمجھتا ہے (پ۳۰ سورۂ علق) راوی
نے کہا اور حضرت عبداللہ نے دوسرے
کے لئے یہ آیت کریمہ پڑھی اِنَّمَا
يَخْشَى الخ یعنی اللہ سے اس کے
بندوں میں علماء ہی ڈرتے ہیں ۔
(پ۲۲ ع ۱۶ ۔ مشکوٰۃ ص۳۷)

۱۳۔ حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ
فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ
دِيْنَكُمْ ۔ رواہ مسلم

یہ (یعنی قرآن و حدیث کا) علم دین ہے
تو دیکھ لو کہ تم اپنا دین کس سے حاصل
کر رہے ہو ۔ (مشکوٰۃ ص۳۷)

Marfat.com

یعنی گمراہ، بیدین اور دنیادار سے قرآن وحدیث کا علم نہ حاصل کرو کہ گمراہی، بیدینی اور دنیاداری پیدا ہوگی۔ اور کسی اجتماع میں بدمذہب کا وعظ بھی سننے کے لئے نہ جاؤ کہ بدمذہبی اثر کر جائے گی اسی لئے بدمذہب کی تقریر سننے کے لئے جانا حرام وناجائز ہے۔

۱۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اَجْوَعُ النَّاسِ طَالِبُ الْعِلْمِ وَاَشْبَعُهُمُ الَّذِیْ لَا یَبْتَغِیْهِ۔	طالب علم لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا ہے اور ان میں جس کا پیٹ بھرا ہے وہ علم کو تلاش نہیں کرتا
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۸)

۱۵۔ حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اِذَا جَاءَ الْمَوْتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلٰی هٰذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ وَهُوَ شَهِیْدٌ۔	جبکہ طالب علم کو موت آجائے اور وہ طلبِ علم کی حالت پر مرے تو وہ شہید ہے۔
رواہ البزار	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۹)

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً	قیامت کے دن سب سے زیادہ

Marfat.com

يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَمْكَنَهُ طَلَبُ الْعِلْمِ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَطْلُبْهُ۔
رواہ ابن عساکر

افسوس کرنے والا وہ شخص ہوگا کہ جسے دنیا میں علم دین حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اس نے علم دین حاصل نہیں کیا۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۹)

۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ
رواہ ابن عبد البر

علم دین حاصل کرو اگرچہ ملک چین میں ہو۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۹)

اس حدیث شریف سے علم دین کی بے انتہا اہمیت ثابت ہوتی ہے کہ اُس زمانہ میں جبکہ ہوائی جہاز، ریل اور موٹر نہیں تھے عرب سے ملک چین پہنچنا کتنا مشکل کام تھا مگر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمارہے ہیں کہ اگرچہ تم کو عرب سے ملک چین جانا پڑے لیکن علم دین ضرور حاصل کرو اس سے غفلت ہرگز نہ برتو۔

۱۸۔ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِرِزْقِهِ۔
رواہ الخطیب

جس نے علم دین حاصل کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی روزی کو اپنے ذمۂ کرم پر لے لیا۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۹)

Marfat.com

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ۔ رواہ الطبرانی

علم حاصل کرو اور علم کے لئے ہیبت اور وقار سیکھو اور جو لوگ کہ تم سے علم حاصل کریں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸)

۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

نِعْمَ الْعَطِيَّةُ كَلِمَةُ حَقٍّ تَسْمَعُهَا ثُمَّ تَحْمِلُهَا اِلٰى اَخٍ لَكَ مُسْلِمٍ فَتُعَلِّمُهَا اِيَّاهُ۔ رواہ الطبرانی

بہترین عطیہ وہ کلمۂ حق ہے کہ جسے تم سنو پھر اسے اپنے مسلمان بھائی کے پاس لے جاؤ اور اس کو وہ کلمۂ حق سکھاؤ۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸)

۲۱۔ حضرت حسان بن ابوسنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

طَالِبُ الْعِلْمِ بَيْنَ الْجُهَّالِ كَالْحَيِّ بَيْنَ الْاَمْوَاتِ۔

علم کا حاصل کرنے والا جاہلوں کے درمیان ایسا ہے جیسے زندہ مردوں کے درمیان۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۱)

۲۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

طَالِبُ الْعِلْمِ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْمُجَاهِدِ

طالب علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجاہد فی سبیل اللہ سے افضل

Marfat.com

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ ہے ۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۱)

۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔

طَالِبُ الْعِلْمِ طَالِبُ الرَّحْمَۃِ طَالِبُ الْعِلْمِ رُکْنُ الْاِسْلَامِ وَیُعْطٰی اَجْرُہٗ مَعَ النَّبِیِّیْنَ ۔

علم دین کا تلاش کرنے والا رحمت کا تلاش کرنے والا ہے ۔ علم دین حاصل کرنے والا اسلام کا کھمبا ہے اس کو نبیوں کے ساتھ ثواب دیا جائے گا

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۲)

۲۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ۔

قَلْبٌ لَیْسَ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْحِکْمَۃِ کَبَیْتٍ خَرِبٍ فَتَعَلَّمُوْا وَعَلِّمُوْا وَتَفَقَّہُوْا وَلَا تَمُوْتُوْا جُہَّالًا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَعْذِرُ عَنِ الْجَہْلِ

وہ دل کہ جس میں کچھ علم نہیں ہے ویران گھر کی طرح ہے تو علم سیکھو اور سکھاؤ اور دین کی سمجھ حاصل کرو اور جاہل ہو کر نہ مرو کہ اللہ تعالیٰ جاہل ہونے کا عذر نہیں قبول فرمائے گا ۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۴)

رواہ ابن السنی

۲۵۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔

مِنَ الصَّدَقَۃِ اَنْ یَّتَعَلَّمَ

یہ بات صدقہ میں سے ہے کہ آدمی

Marfat.com

الرَّجُلُ الْعِلْمَ فَيَعْمَلُ بِهٖ وَيُعَلِّمَهٗ۔ رواه ابو خيثمه

علم سیکھے تو اس پر عمل کرے اور دوسرے کو سکھائے۔

(کنز العمال ج۔ ا صـ۸۹)

۲۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ طَلَبُ الْعِلْمِ۔ رواه الديلمي

بہترین عبادت علم کا حاصل کرنا ہے

(کنز العمال ج۔ ا صـ۹۰)

۲۷۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ يَتَعَلَّمُهَا الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَخَيْرٌ لَّهٗ مِنْ عِتْقِ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ وَالْمَرْأَةَ الْمُطِيْعَةَ لِزَوْجِهَا وَالْوَلَدَ الْبَارَّ لِوَالِدَيْهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

ایک دینی مسئلہ کہ مسلمان اس کو سیکھے ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کے غلام کو آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اور بیشک طالب علم، وہ عورت جو اپنے شوہر کی فرمانبردار ہے اور وہ لڑکا جو اپنے ماں باپ کیساتھ بھلائی کرتا ہے۔ یہ سب انبیائے کرام

Marfat.com

مَعَ الْاَنْبِیَاءِ بِغَیْرِ حِسَابٍ — کے ساتھ بے حساب جنت میں

رواہ الرافعی — داخل ہونگے۔ (کنز العمال ج ۱۰ صـ۱۶۱)

۲۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ کَانَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ — جو شخص علم کی تلاش میں ہوگا

کَانَتِ الْجَنَّۃُ فِیْ طَلَبِہٖ وَ — جنت اس کی تلاش میں ہوگی۔ اور

مَنْ کَانَ فِیْ طَلَبِ الْمَعْصِیَۃِ — جو شخص گناہ کی کھوج میں ہوگا جہنم

کَانَتِ النَّارُ فِیْ طَلَبِہٖ۔ — اس کی کھوج میں ہوگی۔

رواہ ابن النجار — (کنز العمال ج ۱۰ صـ۹۲)

۲۹۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ لَّمْ یَطْلُبِ الْعِلْمَ — جس نے بچپن میں علم نہیں حاصل

صَغِیْرًا فَطَلَبَہٗ کَبِیْرًا — کیا تو بڑی عمر کا ہو کر اس کو حاصل

فَمَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا۔ — کیا پھر مر گیا تو وہ شہید مرا۔

رواہ ابن النجار — (کنز العمال ج ۱۰ صـ۹۲)

۳۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِذَا تَعَلَّمْتَ بَابًا مِّنَ — جب کہ تو علم کا ایک حصہ سیکھے

الْعِلْمِ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ — یہ تیرے لئے اس بات سے بہتر

اَنْ تُصَلِّیَ اَلْفَ رَکْعَۃٍ — ہے کہ ہزار رکعت نفل نماز پڑھے

Marfat.com

تَطَوُّعًا مُتَقَبَّلَةً ۔ | جو مقبول ہوں ۔

رواہ الدیلمی (کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۳)

۳۱ ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عُتَقَاءِ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلَی الْمُتَعَلِّمِیْنَ ۔ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ مُتَعَلِّمٍ یَخْتَلِفُ اِلٰی بَابِ عَالِمٍ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ عِبَادَۃَ سَنَۃٍ وَبَنٰی لَہٗ بِکُلِّ قَدَمٍ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ وَیَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَالْاَرْضُ تَسْتَغْفِرُ لَہٗ وَیُمْسِیْ

جو شخص جہنم سے اللہ کے آزاد کئے ہوئے لوگوں کو دیکھنا پسند کرے تو وہ طالب علموں کو دیکھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی طالب علم جب کسی عالم کے دروازہ پر آتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھتا ہے اور اس کے لئے ہر قدم کے بدلے جنت میں ایک شہر تیار کرتا ہے ۔ اور وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے زمین اس کے لئے مغفرت ۔

Marfat.com

وَيُصْبِحُ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ وَشَهِدَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ لَهُمْ بِاَنَّهُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ

طلب کرتی ہے۔ اور صبح وشام وہ اس حال میں کرتا ہے کہ بخشا ہوا ہوتا ہے اور ملائکہ طالب علموں کیلئے گواہی دیتے ہیں کہ وہ جہنم سے اللہ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد اول صہ ۲۷۵)

۳۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ مَلَكَاهُ وَاِنْ مَاتَ فِيْ طَلَبِهٖ مَاتَ شَهِيْدًا وَكَانَ قَبْرُهٗ رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَيُوَسَّعُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُنَوَّرُ عَلٰى

جس شخص کے قدم علم کی طلب میں گرد آلود ہوں اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو جہنم پر حرام فرمائے گا اور خدائے تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کریں گے۔ اور اگر علم کی طلب میں مرگیا تو شہید ہوا۔ اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی۔ اور اس کی قبر تا حد نگاہ کشادہ کر دی جائیگی

Marfat.com

جِیْرَانِہٖ اَرْبَعِیْنَ قَبْرًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَاَرْبَعِیْنَ قَبْرًا عَنْ یَسَارِہٖ وَ اَرْبَعِیْنَ عَنْ خَلْفِہٖ وَاَرْبَعِیْنَ اَمَامَہٗ۔

اور اس کے پڑوسیوں پر روشن کر دی جائیں گی چالیس قبریں اس کے داہنے، چالیس اس کے بائیں، چالیس اس کے پیچھے اور چالیس قبریں اس کے آگے۔

(تفسیر کبیر جلد اول صد ۲۸۱)

۳۳۔ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صحابی سے گفتگو فرما رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ یہ شخص جو آپ سے بات کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے اور وہ عصر کا وقت تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس صحابی کو اس بات سے آگاہ فرمایا تو وہ بیقرار ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو اس وقت میرے لئے زیادہ مناسب ہو حضور نے فرمایا اِشْتَغِلْ بِالتَّعَلُّمِ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔ تو وہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے پہلے انتقال کر گئے۔ راوی نے کہا کہ اگر علم سے افضل کوئی اور چیز ہوتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت میں اسی کے کرنے کا حکم

Marfat.com

فرماتے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۲)

۳۴۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مومن چھ خوبیوں کے سبب علم حاصل کرتا ہے۔ اوّل اللہ تعالیٰ نے مجھے فرائض کی ادائگی کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کی ادائگی پر قادر نہیں ہو سکتا۔ دوم خدائے تعالیٰ نے مجھے گناہوں سے دور رہنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے بچ نہیں سکتا سوم اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا شکر مجھ پر لازم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کا شکر نہیں کر سکتا۔ چہارم خدائے تعالیٰ نے مجھے مخلوق کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر انصاف نہیں کر سکتا۔ پنجم اللہ تعالیٰ نے مجھے بلا پر صبر کرنے کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ ششم خدائے تعالیٰ نے مجھے شیطان سے دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے دشمنی نہیں کر سکتا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۸)

طالبِ علم اور اس کی نیّت

طلب علم سے دین اسلام کی تقویت اور اس کی نشر و اشاعت

Marfat.com

مقصود ہو تاکہ اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل ہو۔ مال و دولت اور جاہ وحشمت ہرگز مقصود نہ ہو کہ اس نیت سے علم دین حاصل کرنے پر بے شمار وعیدیں وارد ہیں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِىْ رِيْحَهَا۔

جس نے اس علم کو سیکھا جس سے خدا کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے صرف اس نیت سے کہ اس کے ذریعہ دنیاوی سامان حاصل کرے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ (مشکوٰۃ ص۳۵)

اس حدیث شریف کی شرح کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص علم دین سے صرف دنیا کا قصد کرے وہ اس وعید کا مستحق ہے۔ اور اگر مقصود صرف اللہ کی رضا ہو مگر ساتھ میں دنیا اس لئے حاصل کی جائے تاکہ فراغت سے خدمت دین ہو تو حرج نہیں۔ اور اگر دین و دنیا دونوں مقصود ہوں تو نیت کے تناسب سے علم حاصل کرنے کا ثواب کم

Marfat.com

ہو جائے گا۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ	لوگوں میں سب سے پہلے قیامت
يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ	کے دن جس کا فیصلہ کیا جائے گا
فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَهٗ	وہ شہید ہے تو اسے حاضر کیا جائیگا
فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا	تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کا
عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ	اقرار کرائے گا تو وہ اقرار کرے گا۔
قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى	تو اللہ فرمائے گا تو نے اس کے شکریہ
اُسْتُشْهِدْتُّ قَالَ	میں کیا کام کیا؟ عرض کرے گا تیری
كَذِبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ	راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ قتل کردیا
لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ	گیا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے
قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ	اس لئے لڑائی کی تھی کہ تجھے بہادر
فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ	کہا جائے تو تجھ کو بہادر کہا گیا پھر حکم
حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ۔	ہوگا تو اسے منہ کے بل گھسیٹا
وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ	جائے گا یہاں تک کہ آگ میں پھینک
وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ	دیا جائے گا۔ اور وہ شخص جس نے

Marfat.com

فَاَتٰی بِہٖ فَعَرَّفَہٗ	علم حاصل کیا اور اس کو سکھایا اور
نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ	قرآن پڑھا اس کو لایا جائے گا اللہ
فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ	اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ
تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ	یاد کرے گا فرمائے گا تو نے ان کے
وَقَرَأْتُ فِیْكَ	شکریہ میں کیا کام کیا؟ عرض کرے گا
الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ	علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرآن
وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ	پڑھا فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ تو نے
لِیُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَ	اس لئے علم سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے
قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ	اور قرآن اس لئے پڑھا کہ تجھے قاری
لِیُقَالَ ھُوَ قَارِیٌٔ	کہا جائے تو وہ کہہ لیا گیا۔ پھر حکم دیا
فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَبِہٖ	جائے گا تو اسے منہ کے بل کھینچا
فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ	جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال
حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ۔ وَ	دیا جائے گا۔ پھر وہ شخص جسے خدا
رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ	نے وسعت دی اور ہر طرح کا مال
اَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ	عطا فرمایا اسے حاضر کیا جائے گا اللہ
كُلِّہٖ فَاَتٰی بِہٖ فَعَرَّفَہٗ	اس کو اپنی نعمتوں کا اقرار کرائے گا
نِعَمَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ	وہ اقرار کرے گا فرمائے گا تو نے

Marfat.com

فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِىَ فِى النَّارِ۔

رواہ مسلم

ان کے شکریہ میں کیا کام کیا؟ عرض کرے گا میں نے کوئی ایسا راستہ جس میں خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے نہیں چھوڑا اور تیری خوشنودی کیلئے اس میں خرچ کیا اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے تو اس لئے خرچ کیا کہ تجھے سخی کہا جائے تو وہ کہہ لیا گیا پھر حکم دیا جائے گا تو اس کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ صـ۳۳)

اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ اگر علم دین سے مال و دولت مقصود نہ ہو بلکہ صرف عالم کہلوانا مقصود ہو تو اس صورت میں بھی ثواب کی بجائے عذاب ہوگا۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ

نا اہل کو علم سکھانے والا ایسا

Marfat.com

اَهْلِهٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوَاهِرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ۔ رواہ ابن ماجہ

ہے جیسے سوروں کو جواہرات موتی اور سونے کا ہار پہنانے والا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۴)

نااہل سے مراد یا تو وہ شخص ہے جو ناسمجھ ہے اور یا تو وہ طالب علم مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نہیں بلکہ مال و دولت یا جاہ وحشمت کے لئے علم دین حاصل کرتا ہے اس لئے کہ ایسے شخص سے اسلام وسنیت کو فائدہ کی بجائے نقصان پہنچے گا اور ہدایت کی بجائے گمراہی پھیلے گی۔ حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

نااہل را علم و فن آموختن
دادنِ تیغ ست دستِ راہزن

یعنی نااہل کو علم و ہنر سکھانا ایسا ہے جیسے ڈاکو کے ہاتھ میں تلوار دینا۔

۴۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ

جو اس لئے علم حاصل کرے تاکہ اس سے عالموں کا مقابلہ کرے یا اس لئے تاکہ جاہلوں سے جھگڑے یا

Marfat.com

يُصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔ رواہ الترمذی

اس لئے تاکہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۴)

۵۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ رواہ الدارمی

جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اسلام کو تازہ زندگی بخشنے کے لئے علم حاصل کررہا ہو تو اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶)

۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ لِيَرُدَّ بِهٖ بَاطِلًا اِلٰى حَقٍّ اَوْ ضَلَالًا اِلٰى هُدًى كَانَ كَعِبَادَةِ مُتَعَبِّدٍ

جو شخص علم کا ایک حصہ حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعہ حق کی طرف سے باطل کا رد کرے یا ہدایت سے گمراہی کو ہٹائے تو وہ چالیس سال عبادت کرنے والے کی

Marfat.com

اَرْبَعِیْنَ عَامًا۔	عبادت کے مثل ہے۔
رواہ الدیلمی	(کنز العمال ج۔۱ ص۹۲)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ	جو شخص علم کا ایک حصہ حاصل کرے
لِیُصْلِحَ بِهٖ نَفْسَهٗ اَوْ	تاکہ اس سے خود اپنی یا بعد کے لوگوں
لِمَنْ بَعْدَهٗ کَتَبَ اللّٰهُ	کی اصلاح کرے تو اللہ تعالیٰ
لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ	اس کے لئے ٹیلہ کی ریت کے برابر
رَمْلِ عَالِجٍ۔	ثواب لکھے گا۔
رواہ ابن عساکر	(کنز العمال ج۔۱ ص۹۲)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلّٰهِ فَهُوَ	جو اللہ کی خوشنودی کیلئے علم حاصل
کَالصَّآئِمِ نَهَارَهٗ وَ	کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو
کَالْقَائِمِ لَیْلَهٗ وَ اِنَّ	دن میں روزہ رکھے اور رات میں
بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ یَتَعَلَّمُهٗ	عبادت کرے۔ اور بیشک علم کا
الرَّجُلُ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ	ایک باب کہ آدمی سیکھے اس کے
اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ	لئے اس بات سے بہتر ہے کہ

Marfat.com

اَبُوْ قُبَيْسٍ ذَهَبًا	ابو قبیس پہاڑ اس کے لئے سونا
فَيُنْفِقُهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	ہو جائے تو وہ اس کو اللہ کی راہ
	میں خرچ کرے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۵)

۹۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ	جو شخص اس لئے علم حاصل کرے
لِيُحَدِّثَ بِهِ النَّاسَ	تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے
اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ	اس کو لوگوں سے بیان کرے تو
اَعْطَاهُ اَجْرَ سَبْعِيْنَ	خدائے تعالیٰ اس کو ستر نبیوں کا ثواب
نَبِيًّا۔	عطا فرمائے گا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۵)

۱۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِغَيْرِ	جو اللہ کے علاوہ دوسرے کیلئے
اللّٰهِ تَعَالٰى فَلْيَتَبَوَّاْ	علم دین حاصل کرے وہ اپنا ٹھکانہ
مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔	جہنم میں بنالے۔
رواہ الترمذی	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۲)

۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا يُبَاهِيْ	جو شخص علم حاصل کرے اس کے
بِهِ النَّاسَ فَهُوَ	سبب لوگوں سے فخر کرے تو وہ

Marfat.com

فِی النَّارِ۔ — جہنم میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر — (کنز العمال ج۱۰ ص۱۱۵)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْحَدِیْثَ اَوِ الْعِلْمَ یُرِیْدُ بِہِ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ۔ — جو شخص دنیا کی نیت سے حدیث یا دوسرا علم حاصل کرے وہ آخرت کی کھیتی نہیں پائے گا۔

رواہ ابن النجار — (کنز العمال ج۱۰ ص۱۱۵)

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَیْرِ الْعَمَلِ فَھُوَ کَالْمُسْتَھْزِئِ بِرَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ۔ — جو عمل نہ کرنے کے لئے علم حاصل کرے تو وہ اس شخص کے مثل ہے جو اپنے رب عزوجل سے ٹھٹھا کرنے والا ہے۔

رواہ الدیلمی — (کنز العمال ج۱۰ ص۱۱۶)

۱۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَۃِ فَلَیْسَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ — جو شخص آخرت کے کام سے دنیا طلب کرے اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

Marfat.com

نصیب۔ رواہ الدیلمی (کنزالعمال ج۔۱ ص۱۱۶)

فقہ اور فقہا کی فضیلت

لغت میں متکلم کے کلام سے اس کی غرض کے سمجھنے کو فقہ کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں فقہ ان احکام شرعیہ عملیہ کے جاننے کو کہتے ہیں جنکو ادلّۂ تفصیلیہ سے حاصل کیا گیا ہو (التعریفات للسید شریف جرجانی ص۱۴۷) اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں فقہ دراصل بمعنیٰ فہم و فطنت ست و درعرف شرع غالب آمدہ بر علم احکام عملیہ یعنی فقہ کا لفظ اصل میں فہم و ذکاوت کے معنیٰ میں آتا ہے مگر عرف شرع میں اکثر احکام شرعیہ کے علم پر بولا جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج اول ص۱۵۲) فقہ جاننے والے کو فقیہ کہتے ہیں فقہا اس کی جمع ہے۔

۱۔ خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ	تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں
مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا	سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی
فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا	سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر

Marfat.com

قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ۔ — اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔ (پ ۱۱ ع ۴)

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ سفر کے بغیر علم فقہ اگر نہ حاصل ہو سکے تو اس کے لئے سفر کرنا واجب ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۵۳۵)

اور حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں فقہ مصطلح اس کا صحیح مصداق ہے۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ فقہ افضل ترین علوم ہے۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین فقہ و حدیث ہے منطق و فلسفہ کے جاننے والے علماء نہیں۔ یہ امور متعلق بہ فقہ ہیں تو جو فقہ میں زیادہ ہے وہی بڑا عالم دین ہے اگرچہ دوسرا حدیث و تفسیر سے زیادہ اشتغال رکھتا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صفحہ ۵۷۲)

۲۔ اور خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا۔ — اور جس شخص کو حکمت دی گئی اسے بہت بھلائی ملی۔ (پ ۳ ع ۵)

Marfat.com

صاحب درمختار حضرت علامہ حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں قَدْ فَسَّرَ الْحِكْمَةَ زُمْرَةُ أَرْبَابِ التَّفْسِيرِ بِعِلْمِ الْفُرُوعِ الَّذِي هُوَ عِلْمُ الْفِقْهِ۔ یعنی مفسرین کی ایک جماعت نے حکمۃ کی تفسیر کی ہے ان فروع کا جاننا جو علم فقہ ہے (درمختار مع شامی ج ۱ ص ۲۸) ثابت ہوا کہ فقہ ایسی فضیلت والا علم ہے کہ جسے وہ دیا گیا وہ خیر کثیر سے سرفراز کیا گیا۔

۳۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔ متفق علیہ

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کا فقیہ بنا دیتا ہے (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۶)

فقیہ بنا دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دین کا فہم، زیرکی، دانائی عطا فرماتا ہے اور اس کے دیدۂ بصیرت کو کھول دیتا ہے کہ قرآن مجید و حدیث شریف کے معانی کا درک حاصل ہو جاتا ہے اور اس کی حقیقی مراد تک پہنچ جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۵۲)

اور حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین کا فقیہ نہیں ہوا

Marfat.com

یعنی اس نے مذہب اسلام کے قواعد اور جو فروع کہ اس سے متعلق ہیں ان کو نہیں سیکھا تو وہ بھلائی سے محروم ہوگیا۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ علماء کا سب لوگوں سے اور فقہ کا سارے علوم سے افضل ہونے کا اس حدیث شریف میں واضح بیان ہے۔ (فتح الباری شرح بخاری ج ا صـ۱۵۱)

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلنَّاسُ مَعَادِنٌ کَمَعَادِنِ	لوگ کان ہیں جیسے کہ سونا چاندی
الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ خِیَارُھُمْ	کی کانیں۔ ان میں سے جو کفر میں
فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ	اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں
فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا۔	جبکہ وہ دین میں فقاہت حاصل
رواہ مسلم	کریں۔ (مشکوٰۃ صـ۳۲)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور کے قول اِذَا فَقِھُوْا (یعنی جبکہ وہ فقیہ ہوجائیں۔ علم دین سیکھ لیں اور صاحب بصیرت ہو جائیں) میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ دین میں دارومدار علم و معرفت حاصل کرنے پر ہے اور اگر اس علم و معرفت کے ساتھ اس کی شرافت اور ذاتی بزرگی بھی جمع ہو جائیں تو اس کا بھی بڑا اعتبار ہوگا۔ علم دین کے بغیر اس کی کوئی حیثیت

Marfat.com

نہیں اسی لئے کہا گیا ہے وہ عالم جس میں کمینہ پن نہ ہو شریف جاہل سے بہتر ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ا ص۱۵۲)

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ	ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔
رواہ الترمذی	(مشکوٰۃ شریف ص۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیطان پر فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری اس لئے ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہیں آتا اور لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتا ہے جبکہ عابد شیطان کے پھندے میں آجاتا ہے اور اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ا ص۲۳۳)

۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ۔ رواہ الترمذی	دو خوبیاں منافق میں جمع نہیں ہوسکتیں اچھے اخلاق اور دین کا تفقہ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۳۴)

Marfat.com

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے اخلاق عمدہ ہوں اور اس میں تفقہ یعنی دین کی صحیح سمجھ ہو وہ منافق نہیں۔

۷۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنْ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهٗ۔ رواہ رزین

دین کا وہ فقیہ کیا ہی بہترین آدمی ہے کہ اگر اس کی ضرورت پڑے تو فائدہ پہنچا دے اور اگر اس سے لاپروائی کی جائے تو وہ لوگوں سے بے نیاز رہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۶)

حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم دین کو ایسا ہونا چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کا محتاج نہ بنائے اور نہ ان کے ملنے جلنے کا خواہشمند ہو مگر لوگوں سے بالکل علیحدگی بھی نہ اختیار کرے کہ ان کو اپنے علم سے فائدہ نہ پہنچائے بلکہ اگر لوگ اس کے علم کے محتاج ہوں تو ان کو اپنے علم سے فائدہ پہنچاتا رہے! اور اگر لوگوں کو اس کی حاجت نہ ہو تو وہ اللہ کی عبادت، دینی کتابوں کے مطالعہ، تصنیف و تالیف اور علم دین کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہے۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ صفحہ ۱۷)

Marfat.com

۸۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْھًا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَافِعًا وَّشَھِیْدًا۔

رواہ البیہقی

جو شخص دین سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرے اور میری امت کے لوگوں کو پہنچائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقہا کے گروہ میں اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان واطاعت کی گواہی دوں گا۔

(مشکوٰۃ صہ ۳۶)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّھَہٗ فِی الدِّیْنِ وَزَھَّدَہٗ فِی الدُّنْیَا وَبَصَّرَہٗ عُیُوْبَہٗ۔

رواہ ابن حبان

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کا فقیہ بناتا ہے اور اس میں دنیا کی بے رغبتی پیدا کرتا ہے اور اس کے عیبوں کو اسے پہچنوادیتا ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ صہ ۷۸)

Marfat.com

۱۰۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَیْرِ الْفِقْہِ كَالْحِمَارِ فِی الطَّاحُوْنِ۔	فقہ کے بغیر عبادت کرنے والا ایسا ہے جیسے چکی کا گدھا۔
رواہ ابونعیم فی الحلیۃ	(کنز العمال ج۔ ا صفحہ ۸۰)

مطلب یہ ہے کہ جیسے پہلے زمانہ میں آٹا کی چکی کو گدھا چلایا کرتا تھا مگر آٹا کھانے کے لئے اس کو نہیں ملتا تھا ایسے ہی بغیر فقہ یعنی مسائل شرعیہ کی رعایت کے بغیر جو عبادت کی مشقت اٹھاتا ہے اسے کچھ ثواب نہیں ملتا۔

۱۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَا عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِشَیْءٍ اَفْضَلُ مِنَ الْفِقْہِ فِی الدِّیْنِ وَلَفَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَلِكُلِّ شَیْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ ھٰذَا الدِّیْنِ الْفِقْہُ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط	دینی فقہ سے افضل اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے اور ضرور ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے اور ہر چیز کے لئے ایک کھمبا ہے اور اس دین کا کھمبا فقہ ہے (کنز العمال ج۔ ا صفحہ ۸۴)

۱۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

Marfat.com

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ وَ	عبادت میں افضل فقہ ہے اور
اَفْضَلُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ	دین میں افضل پرہیزگاری ہے۔
رواہ الطبرانی	(کنز العمال ج۱۰ ص۸۵)

۱۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

لِکُلِّ شَیْءٍ دِعَامَۃٌ وَ	ہر چیز کے لئے ایک کھمبا ہے اور
دِعَامَۃُ ھٰذَا الدِّیْنِ الْفِقْہُ	اس دین کا کھمبا فقہ ہے۔
رواہ الخطیب	(کنز العمال ج۱۰ ص۸۶)

۱۴۔ حضرت درہ بنت ابولہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

خَیْرُ النَّاسِ	لوگوں میں اچھے وہ ہیں جو ان میں
اَقْرَأُھُمْ وَاَفْقَھُھُمْ	زیادہ قرآن پڑھنے والے ہیں۔ اور
فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَ	جو ان میں زیادہ دینی سمجھ رکھنے والے
اَتْقَاھُمْ لِلّٰہِ وَ	ہیں۔ اور جو ان میں زیادہ اللہ سے
اٰمَرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ	ڈرنے والے ہیں اور جو ان میں زیادہ
وَاَنْھَاھُمْ عَنِ	اچھی بات کا حکم کرنے والے ہیں اور
الْمُنْکَرِ وَاَوْصَلُھُمْ	جو ان میں زیادہ بری بات سے
لِلرَّحِمِ۔	روکنے والے ہیں اور جو ان میں

Marfat.com

رواہ احمد — زیادہ صلہ رحمی والے ہیں۔

(کنز العمال، ج ۱۰ ص ۸۷)

۱۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

قَلِيْلُ الْفِقْهِ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ وَكَفٰى بِالْمَرْءِ فِقْهًا اِذَا عَبَدَ اللّٰهَ۔

رواہ الطبرانی

تھوڑی فقہ زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور انسان کو فقہ کافی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۸)

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

طَلَبُ الْفِقْهِ حَتْمٌ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

رواہ الحاکم فی المستدرک

فقہ کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر ضروری ہے واجب ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۱)

۱۷۔ حضرت عبد اللہ بن جزء الزبیدی سے مروی ہے۔

مَنْ تَفَقَّهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

رواہ الخطیب

جو شخص اللہ کے دین کا فقیہ بنا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے غم اور اس کی روزی کو کافی ہوگا جہاں سے وہ گمان نہیں کرے گا

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۴)

Marfat.com

۱۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

خَیْرُ الْعِبَادَۃِ الْفِقْہُ۔ بہترین عبادت فقہ ہے۔

رواہ ابوالشیخ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۱)

۱۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

لَا عِبَادَۃَ اِلَّا بِفِقْہٍ وَمَجْلِسُ فِقْہٍ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً۔ فقہ کے بغیر کوئی عبادت نہیں اور فقہ کی مجلس ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۱)

۲۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

مَثَلُ الْعَابِدِ الَّذِیْ لَا یَتَفَقَّہُ کَمَثَلِ الَّذِیْ یَبْنِیْ بِاللَّیْلِ وَیَھْدِمُ بِالنَّھَارِ۔ اس عبادت گذار کی حالت جو فقہ نہیں جانتا ہے اس شخص کی حالت کے مثل ہے جو رات میں گھر بناتا ہے اور دن میں ڈھا دیتا ہے۔

رواہ الدیلمی (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۲)

۲۱۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔

اَلَا لَا خَیْرَ فِیْ عِبَادَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا تَفَقُّہٌ وَلَا سن لو! نہیں ہے کوئی بھلائی ایسی عبادت میں جس میں تفقہ نہ ہو اور

Marfat.com

فِیْ عِلْمٍ لَّیْسَ فِیْہِ تَدَ بُّرٌ ۔ نہ ایسے علم میں کہ جس میں غور وفکر

رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق ۔ نہ ہو۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۴)

۲۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اٰفَۃُ الدِّیْنِ ثَلَاثَۃٌ فَقِیْہٌ فَاجِرٌ وَاِمَامٌ جَائِرٌ وَمُجْتَھِدٌ جَاھِلٌ ۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس

دین کی آفتیں تین ہیں۔ فاسق فقیہ، ظالم امام اور جاہل مجتہد۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۵)

علماء کی فضیلت

۱۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۔

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں اولو الامر ہیں۔ (پ ۵ ع ۵)

حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اَلْمُرَادُ مِنْ اُولِی الْاَمْرِ ۔ اولی الامر سے مراد علماء ہیں اصح

Marfat.com

اَلْعُلَمَاءُ فِیْ اَصَحِّ الْاَقْوَالِ لِاَنَّ الْمُلُوْكَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ طَاعَةُ الْعُلَمَاءِ وَلَا يَنْعَكِسُ۔

اقوال میں۔ اس لئے کہ بادشاہوں پر علماء کی فرمانبرداری واجب ہے اور اس کا برعکس نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد اول صہ ۲۷۴)

اس تفسیر کی روشنی میں آیت کریمہ کا ترجمہ یوں ہوا کہ اللہ ورسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں عالم ہیں ان کی فرمانبرداری کرو۔

۲۔ اور خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(پ ۲۲ ع ۱۶)

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آیت مبارکہ میں اس بات پر دلالت ہے کہ علماء جنتی ہیں اور وہ اس لئے کہ علماء خشیت والے ہیں اور ہر وہ شخص جو خشیت والا ہے وہ جنتی ہے تو علماء جنتی ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ خشیت والے جنتی ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے جَزَاءُهُمْ الخ یعنی ان کا صلہ ان کے رب کے پاس رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی

Marfat.com

اور وہ اللہ سے راضی ۔ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے
(پ ۳۰ سورۂ لم یکن ۔ تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۹)

۳۔ اور خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے ۔

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔	کیا علم والے اور بے علم برابر ہو جائیں گے ۔ ؟ (پ ۲۳ ع ۱۵)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ عالم غیر عالم سے افضل ہے غیر عالم خواہ عابد ہو یا غیر عابد ۔ بہر حال عالم اس سے افضل ہے ۔

۴۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۔

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ	اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے خاص کر ان کے درجے کو بلند فرمائے گا ۔ (پ ۲۸ ع ۲)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سب مومن بڑے درجے والے ہیں اور ان میں خاص کر علمائے دین بہت بلند مرتبے والے ہیں ۔ دنیا و آخرت میں ان کی عزت ہے خدائے تعالیٰ نے ان کے لئے بلندی درجات کا وعدہ فرمایا ہے ۔

Marfat.com

انتباہ۔ قرآن وحدیث سے عالموں کی جو بہت سی فضیلتیں ثابت ہیں ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو حقیقت میں علم والے ہیں چاہے وہ سند یافتہ ہوں یا نہ ہوں کہ سند کوئی چیز نہیں خصوصًا اس زمانہ میں جبکہ جاہلوں کو عالم و فاضل کی سند دی جارہی ہے۔ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں سند کوئی چیز نہیں کہ بہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص۲۳۱) اور تحریر فرماتے ہیں کہ سند حاصل کرنا تو کچھ ضرور نہیں ہاں باقاعدہ تعلیم پانا ضرور ہے مدرسہ میں ہو یا کسی عالم کے مکان پر۔ اور جس نے بے قاعدہ تعلیم پائی (خواہ مدرسہ میں رہ کر) وہ جاہل محض سے بدتر نیم ملا خطرۂ ایمان ہوگا (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص۲۵) لہٰذا وہ لوگ جو عالم کی سند تو رکھتے ہیں مگر علم والے نہیں ہیں جن کی تعداد تیزی کے ساتھ روز بروز بڑھ رہی ہے ان کے متعلق عالموں کی فضیلت سے غلط فہمی میں نہ پڑیں۔

۵۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ — بیشک عالم دین کے لئے آسمانوں اور زمین کی چیزیں اور مچھلیاں

Marfat.com

فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ

رواہ احمد والترمذی وابوداؤد و ابن ماجہ والدارمی۔

پانی میں دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ اور یقیناً عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودہویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ اور بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور نبیوں نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا انھوں نے صرف علم کو وراثت میں چھوڑا ہے تو جس نے علم حاصل کرلیا اس نے پورا حصہ پالیا۔ (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۴)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ عالموں کے لئے دعائے مغفرت میں مچھلیوں کی تخصیص اس لئے ہے کہ پانی جو ان کی زندگی کا سبب ہے وہ علمائے حق کی برکت سے نازل ہوتا ہے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں ہے بِھِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِھِمْ

Marfat.com

تُرۡزَقُوۡنَ ۔ یعنی عالموں کے سبب ان پر بارش کی جاتی ہے اور انھیں کے سبب ان کو روزی دی جاتی ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صـ۲۳)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں سارے جہان کا عالم کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا سبب یہ ہے کہ جہان کی درستگی علم دین کی برکت سے ہے۔ اہلِ جہان کی تمام چیزوں میں سے کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس کی درستگی اور جس کا وجود وبقا علم کی برکت سے نہ ہو (اشعۃ اللمعات جلد اول صـ۱۵۸)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم دین کو چاند سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ چاند کے نور سے ساری دنیا روشن ہوتی ہے جیسے علم دین کا فائدہ سارے جہان کو پہنچتا ہے بخلاف عبادت گذار کے کہ اس کا فائدہ صرف اس کی ذات تک محدود رہتا ہے دوسروں کو نہیں پہنچتا جیسے کہ ستاروں کی روشنی دوسروں کو فائدہ نہیں دیتی (اشعۃ اللمعات ج ۱ صـ۱۵۹)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سے وہ شخص مراد ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد فرائض وسنن مؤکدہ ضروری عبادات پر اکتفا کرتا ہو یعنی بے عمل نہ ہو اور زیادہ وقت علم سکھانے اور دینی

Marfat.com

کتابوں کے تصنیف کرنے پر خرچ کرتا ہو اس کا کام علم کی نشر و اشاعت اور دین کی ترویج ہو۔ اور عابد سے وہ شخص مراد ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد عبادت میں مشغول ہوا ہو یعنی جاہل نہ ہو اور اپنے اوقات کو عبادت میں صرف کرتا ہو۔ اور چونکہ علم کی نشر و اشاعت اور اس میں مشغول رہنے کا فائدہ دین کے لئے بہت زیادہ ہے اور لوگوں کو اس کا نفع عام تر و شامل تر ہے اس لئے علم عبادت سے بہت زیادہ افضل ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ا ص ۱۵۹)

۶۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک عبادت گذار کا دوسرے عالم دین کا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ	عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے
كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ۔ ثُمَّ	جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ	آدمی پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ	تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ،
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ	اس کے فرشتے اور آسمان و
وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ	زمین والے یہاں تک کہ چیونٹی

Marfat.com

فِی جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ۔

اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں (پانی میں) صلاۃ بھیجتے ہیں لوگوں کو علم دین سکھانے والے پر۔

رواہ الترمذی (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۴)

اندازہ کرنا چاہیئے کہ اس حدیث شریف میں کس قدر عابد پر عالم کی فضیلت وشان کا اظہار ہے کہ جب حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیا ومرسلین سے افضل ہیں تو ایک ادنیٰ آدمی پر آپ کی فضیلت کس قدر ہوگی۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی فضیلت عابد پر اس لئے بہت زیادہ ہے کہ علم کا فائدہ دوسرے کو بھی پہنچتا ہے اور عبادت کا فائدہ صرف عبادت گذار کو۔ نیز علم یا تو فرض عین ہے اور یا تو فرض کفایہ اور زائد عبادت نفل ہے اور فرض کا ثواب بہرحال نفل سے زیادہ ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صہ ۲۴۹)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ فضیلت اس عالم کو ہے جو لوگوں کو دین سکھاتا ہے تاکہ اس کے علم سے

Marfat.com

دوسروں کو فائدہ پہنچے اور وہ عبادت سے افضل ہو جائے جس سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول صـ۱۵۹)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو مجلسوں کے پاس گذرے جو آپ کی مسجد میں تھیں تو آپ نے فرمایا۔

كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ۔	یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ان میں ایک مجلس دوسری سے افضل ہے۔ رہے یہ لوگ تو اللہ سے دعا کر رہے ہیں اور اس کی طرف رغبت ظاہر کرتے ہیں اگر چاہے ان کو عطا فرمائے اور چاہے کچھ نہ دے۔ رہے یہ لوگ تو فقہ اور علم سیکھتے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھاتے ہیں تو یہ افضل ہیں اور میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر حضور علم والی مجلس میں بیٹھ گئے۔
رواہ الدارمی	(مشکوٰۃ صـ۳۶)

Marfat.com

حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ عبادت کی مقبولیت یقینی نہیں اور تعلیم کا فائدہ بہرحال ہے چاہے وہ تدریس کے طور پر یا تصنیف کے طور پر۔ اس لئے کہ اس سے لوگ اپنے ایمان و عمل کو درست کرتے ہیں۔ اور دنیا میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا مقصد تعلیم ہے نہ کہ عبادت۔ اسی لئے علماء حضور کے وارث و جانشین ہیں۔

۸۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔

اَلْعُلَمَاءُ مَصَابِیْحُ الْاَرْضِ	علماء دنیا کے چراغ ہیں اور انبیاء
وَخُلَفَاءُ الْاَنْبِیَاءِ وَ	کے جانشین ہیں۔ اور میرے نیز
وَرَثَتِیْ وَوَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ	دیگر انبیاء کے وارث ہیں۔
رواہ ابن عدی فی الکامل	(کنز العمال ج۱۰ ص۷۷)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے۔

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ	عالم نبیوں کے وارث ہیں۔ آسمان
یُحِبُّھُمْ اَھْلُ السَّمَاءِ	والے ان سے محبت کرتے ہیں۔
وَیَسْتَغْفِرُ لَھُمْ	اور جب علماء انتقال کر جاتے ہیں
الْحِیْتَانُ فِی الْبَحْرِ اِذَا	تو مچھلیاں پانی میں قیامت تک
مَاتُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ	ان کے لئے دعائے مغفرت کرتی

Marfat.com

رواہ ابن النجار

ہیں۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنْيَا وَمَصَابِيْحُ الْآخِرَةِ۔

عالموں کی پیروی کرو اس لئے کہ وہ دنیا اور آخرت کے چراغ ہیں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

اِذَا اجْتَمَعَ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ عَلَى الصِّرَاطِ قِيْلَ لِلْعَابِدِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ وَتَنَعَّمْ بِعِبَادَتِكَ وَقِيْلَ لِلْعَالِمِ قِفْ هُنَا وَاشْفَعْ لِمَنْ اَحْبَبْتَ فَاِنَّكَ لَا تَشْفَعُ لِاَحَدٍ اِلَّا شُفِّعْتَ فَقَامَ مَقَامَ الْاَنْبِيَاءِ۔

جبکہ عالم اور عابد پل صراط پر جمع ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور اپنی عبادت کے سبب ناز و نعمت کے ساتھ رہو اور عالم سے کہا جائے گا کہ یہاں ٹھہر جاؤ اور جس شخص کی چاہو شفاعت کرو۔ اس لئے کہ تم جس کسی کی شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ تو وہ انبیا کے مقام پر کھڑا ہوگا۔

Marfat.com

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۸)

۱۲۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَا مِنْ شَیْءٍ اَقْطَعُ لِظَهْرِ اِبْلِيْسَ مِنْ عَالِمٍ يَخْرُجُ فِيْ قَبِيْلَةٍ۔

عالم جو کسی خاندان میں پیدا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر ابلیس کی کمر توڑنے والی کوئی چیز نہیں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۴)

۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَكْرِمُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ فَمَنْ اَكْرَمَهُمْ فَقَدْ اَكْرَمَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

عالموں کی عزت کرو اس لئے کہ وہ انبیاء کے وارث ہیں تو جس نے ان کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ و رسول کی عزت کی۔

رواہ الخطیب (کنز ج ۱۰ ص ۸۵)

۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيْءُ فَتَنْسِفُ الْعِبَادَةَ نَسْفًا وَيَنْجُو الْعَالِمُ مِنْهَا بِعِلْمِهٖ۔

بیشک فتنہ اٹھے گا تو عبادت کے محل کو پورے طور پر ڈھا دے گا اور عالم اپنے علم کے سبب اس فتنہ سے نجات پائے گا۔

Marfat.com

رواہ ابونعیم فی الحلیہ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۵)

۱۵۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّةِ لَیَحْتَاجُوْنَ اِلَی الْعُلَمَاءِ فِی الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ اَنَّھُمْ یَزُوْرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَیَقُوْلُ لَھُمْ تَمَنَّوْا عَلَیَّ مَا شِئْتُمْ فَیَلْتَفِتُوْنَ اِلَی الْعُلَمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَا نَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُوْنَ تَمَنَّوْا عَلَیْهِ كَذَا وَكَذَا فَھُمْ یَحْتَاجُوْنَ اِلَیْھِمْ فِی الْجَنَّةِ كَمَا یَحْتَاجُوْنَ اِلَیْھِمْ فِی الدُّنْیَا۔

یقیناً جنتی جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے اور وہ اس لئے کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ کے دیدار سے سرفراز ہوں گے تو خدائے تعالیٰ ان سے فرمائے گا جس چیز کی چاہو تمنا کرو۔ تو وہ لوگ علماء کے پاس جائیں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ ہم کس چیز کی تمنا کریں؟ تو وہ کہیں گے خدائے تعالیٰ سے ایسی ایسی تمنا کرو۔ تو جنتی جنت میں عالموں کے محتاج ہوں گے جیساکہ دنیا میں وہ ان کے محتاج ہیں۔

رواہ ابن عساکر (کنز ج ۱۰ ص ۸۶)

۱۶۔ حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

رَكْعَتَانِ مِنْ عَالِمٍ

عالم کی دو رکعت نماز غیر عالم کی

Marfat.com

اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَةً مِّنْ غَیْرِ عَالِمٍ۔ — ستر رکعت سے افضل ہے۔

رواہ ابن النجار — (کنز العمال ج۔ ۱ ص ۸۷)

۱۷۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

سَاعَةٌ مِّنْ عَالِمٍ مُتَّکِیٍٔ عَلٰی فِرَاشِہٖ یَنْظُرُ فِیْ عِلْمِہٖ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الْعَابِدِ سَبْعِیْنَ عَامًا۔ — ایسا عالم جو بستر پر ٹیک لگا کر علم کے بارے میں غور و فکر کرے اس کی ایک ساعت عابد کی ستّر سالہ عبادت سے بہتر ہے

رواہ الدیلمی فی الفردوس — (کنز العمال ج۔ ۱ ص ۸۷)

۱۸۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَوْتُ قَبِیْلَةٍ اَیْسَرُ مِنْ مَّوْتِ عَالِمٍ۔ — قبیلہ کی موت عالم کی موت سے آسان ہے۔

رواہ الحاکم — (کنز العمال ج۔ ۱ ص ۹۰)

۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ صَلّٰی خَلْفَ عَالِمٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَکَاَنَّمَا صَلّٰی خَلْفَ نَبِیٍّ مِّنْ — جس نے عالموں میں سے کسی عالم کے پیچھے نماز پڑھی تو گویا اس نے نبیوں میں سے کسی نبی کے پیچھے

Marfat.com

الْاَنْبِیَاءِ۔ نماز پڑھی (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۵)

۲۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ	عالم کی فضیلت عابد پر ستر درجے
بِسَبْعِيْنَ دَرَجَةً	ہے۔ ہر درجہ کے درمیان ستر
بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ عَدْوُ	سال گھوڑا دوڑنے کے برابر فرق
الْفَرَسِ سَبْعِيْنَ عَامًا	ہے۔ اور وہ اس لئے کہ شیطان
وَذٰلِكَ اَنَّ الشَّيْطَانَ	لوگوں کے لئے بد مذہبی پیدا
يَضَعُ الْبِدْعَةَ لِلنَّاسِ	کرتا ہے تو عالم اسے دیکھ کر مٹا
فَيُبْصِرُهَا الْعَالِمُ	دیتا ہے اور عابد عبادت میں
فَيُزِيْلُهَا وَالْعَابِدُ	مشغول رہتا ہے اُدھر متوجہ
يُقْبِلُ عَلٰى عِبَادَتِهٖ	نہیں ہوتا اور نہ بد مذہبی کو
لَا يَتَوَجَّهُ وَلَا	پہچانتا ہے۔
يَتَعَرَّفُ لَهَا۔	(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۵)

۲۱۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى خُلَفَائِیْ	اللہ کی رحمت ہو میرے جانشینوں
فَقِيْلَ مَنْ خُلَفَاؤُكَ	پر تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ!

Marfat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ سُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْنَهَا عِبَادَ اللّٰهِ ۔

آپ کے جانشین کون لوگ ہیں؟ فرمایا جو میری سنت سے محبت رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے بندوں کو سکھاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۵)

۲۲۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَوَّلُ مَنْ يَّشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔ رواہ الخطیب

قیامت کے دن سب سے پہلے جو شفاعت فرمائیں گے وہ انبیاء ہیں پھر علماء اس کے بعد شہداء

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۶)

شفاعت کرنے میں شہداء پر علماء اس لئے مقدم ہوں گے کہ وہ انبیاء کے نائب ہیں اور شہیدوں کی حیثیت سپاہیوں جیسی ہے

۲۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْعُلَمَاءُ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ وَخُلَفَاءُ الْاَنْبِيَاءِ۔

علماء جنت کی کنجیاں ہیں اور انبیا کے خلیفہ ہیں۔

راوی نے کہا انسان کنجی نہیں ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس ایسا علم ہے جو جنتوں کی کنجی ہے۔ اور دلیل اس پر یہ

Marfat.com

ہے کہ جو شخص خواب دیکھے کہ اس کے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں ہیں تو اسے علم دین کی نعمت سے سرفراز کیا جائے گا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۲)

۲۴۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

نَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ وَ مُذَاكَرَتُهُ تَسْبِيحٌ وَ نَفَسُهُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ قَطْرَةٍ نَزَلَتْ مِنْ عَيْنِهِ تُطْفِئُ بَحْرًا مِّنْ جَهَنَّمَ۔	عالم کا سونا عبادت ہے اور اسکا علمی مذاکرہ تسبیح ہے اور اس کی سانس صدقہ ہے اور آنسو کا ہر وہ قطرہ جو اس کی آنکھ سے بہے وہ جہنم کے ایک سمندر کو بجھا دیتا ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۱)

۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

خَمْسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ قِلَّةُ الطَّعَامِ وَالْقُعُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَالنَّظَرُ إِلَى الْكَعْبَةِ وَالنَّظَرُ إِلَى الْمُصْحَفِ وَالنَّظَرُ إِلَى وَجْهِ الْعَالِمِ	پانچ چیزیں عبادت سے ہیں کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا، کعبہ دیکھنا، مصحف کو دیکھنا اور عالم کا چہرہ دیکھنا (فتاوی رضویہ جلد چہارم ص ۶۱۶)

رواہ فی مسند الفردوس

Marfat.com

۲۶۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین ہر مسلمان کے حق میں عموماً اور علم دین کا استاد اپنے شاگرد کے حق میں خصوصاً حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۔ ۱ صفحہ ۹۷)

۲۷۔ اور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سنی المذہب جو اپنے شہر میں اعلم (یعنی سب سے زیادہ علم والا) ہو ضرور ان کا حاکم شرعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد۔ ۱ صفحہ ۱۸۰)

۲۸۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں سُئِلَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَنِ النَّاسُ فَقَالَ الْعُلَمَاءُ یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث وفقہ ومعرفت وولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ ناس یعنی آدمی کون ہیں؟ فرمایا علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے۔ انسان اُس سبب سے انسان ہے جس کے باعث اس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اس سے زیادہ طاقت ور ہے۔ نہ بڑے جثہ کے سبب کہ ہاتھی کا جثہ

Marfat.com

اس سے بڑا ہے۔ نہ بہادری کے باعث کہ شیر اس سے زیادہ بہادر ہے نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اس سے بڑا ہے۔ نہ جماع کی غرض سے کہ چڑوٹا جو سب میں ذلیل پرندہ ہے اس سے زیادہ جفتی کی قوت رکھتا ہے۔ آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا ہے اور اسی سے اس کا شرف ہے۔ (مقال العرفاء صفحہ ۲۰)

آخری سطر لفظ علم کے حاشیہ پر تحریر فرمایا قال تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ سیدنا استاد ابو القاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجل اکابر صوفیہ کرام سے ہیں اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں اِلَّا لِيَعْرِفُوْنِ یعنی نہیں پیدا کیا ہم نے جن و انس کو مگر معرفت حاصل کرنے کے لئے۔

(صفحہ مذکور)

مجلسِ عُلماء کی فضیلت

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مُجَالَسَةُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَةٌ عالموں کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے۔ (کنز العمال ج دہم صہ ۸۴) رواہ الدیلمی فی الفردوس

Marfat.com

۲۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنِ اسْتَقْبَلَ الْعُلَمَاءَ فَقَدِ اسْتَقْبَلَنِیْ وَمَنْ زَارَ الْعُلَمَاءَ فَقَدْ زَارَنِیْ وَمَنْ جَالَسَ الْعُلَمَاءَ فَقَدْ جَالَسَنِیْ وَمَنْ جَالَسَنِیْ فَقَدْ جَالَسَ رَبِّیْ۔

رواہ الرافعی

جس نے عالموں کا استقبال کیا تحقیق اس نے میرا استقبال کیا۔ اور جو عالموں کی ملاقات کیلئے گیا یقیناً وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور جو عالموں کے ساتھ بیٹھا وہ تحقیق میرے ساتھ بیٹھا اور جو میرے ساتھ بیٹھا وہ یقیناً میرے رب کی بارگاہ میں بیٹھا۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۷)

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِیْلَ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ مَجَالِسُ الْعُلَمَاءِ۔

رواہ الطبرانی

جب تم جنت کے باغوں میں سے گذرو تو چرلیا کرو۔ عرض کیا گیا جنت کے باغ کیا چیز ہیں؟ فرمایا عالموں کی مجلسیں۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۹)

Marfat.com

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

كَلِمَةُ حِكْمَةٍ يَسْمَعُهَا	شریعت کی ایک بات کا سننا
الرَّجُلُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ	سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے
عِبَادَةِ سَنَةٍ وَالْجُلُوسُ	اور علم دین کی گفتگو کرنے والوں
سَاعَةً عِنْدَ مُذَاكَرَةِ	کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا غلام
الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ عِتْقِ	آزاد کرنے سے بہتر ہے۔
رَقَبَةٍ۔ رواہ الدیلمی	(کنز العمال ج۱۰ ص۱۰۱)

۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

لَا تُفَارِقُوا مَجَالِسَ	عالموں کی مجلسوں سے الگ نہ
الْعُلَمَاءِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ	رہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے
يَخْلُقْ تُرْبَةً عَلٰى وَجْهِ	روئے زمین پر عالموں کی مجلسوں
الْأَرْضِ أَكْرَمَ مِنْ	سے بڑھ کر کسی مٹی کو نہیں پیدا
مَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ۔	فرمایا۔ (تفسیر کبیر ج۱ ص۲۸۳)

۶۔ غوث صمدانی قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسے عالم کی صحبت میں بیٹھو جو پانچ چیزوں کو چھڑا کر پانچ چیزوں کی ترغیب دے۔ دنیا کی رغبت نکال کر زہد کی ترغیب

Marfat.com

دے، ریا سے نکال کر اخلاص کی تعلیم دے، غرور چھڑا کر تواضع کی ترغیب دے، کاہلی سے بچا کر وعظ و نصیحت کرنے کی ترغیب دے اور جہالت سے نکال کر علم کی ترغیب دے (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۴۵۱)

۷۔ حضرت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص عالم کے پاس بیٹھے اور علم کی بات یاد نہ رکھ سکے اس کے لئے بھی سات خوبیاں ہیں۔ اوّل علم حاصل کرنے والوں کا ثواب پائے گا۔ دوم جب تک عالم کے پاس بیٹھا رہے گا گناہ سے بچے گا۔ سوم جب علم حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر سے نکلے گا اس پر رحمت نازل ہوگی۔ چہارم جب علم کے حلقہ میں بیٹھے گا اور ان پر رحمت نازل ہوگی تو اس کا بھی اس میں حصہ ہوگا۔ پنجم جب تک دین کی باتیں سنے گا اس کے لئے فرمانبرداری لکھی جائے گی۔ ششم جبکہ وہ سنے گا اور نہیں سمجھے گا تو ادراک علم سے محرومی کے سبب اس کا دل تنگ ہوگا۔ تو وہ غم اس کے لئے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ کا وسیلہ بن جائے گا اس لئے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوْبُھُمْ لِاَجْلِیْ۔ یعنی میں ان لوگوں کے پاس ہوں جن کے دل میرے لئے ٹوٹنے والے ہیں (حدیث قدسی) ھفتم وہ مسلمانوں سے عالموں کی تعظیم اور فاسقوں کی توہین

Marfat.com

دیکھے گا تو اس کا دل فسق سے نفرت کرے گا اور علم دین کی طرف مائل ہوگا۔ اسی لئے نیک لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۷۷)

۸۔ اور حضرت فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو شخص آٹھ قسم کے آدمیوں کے پاس بیٹھے گا اللہ تعالیٰ اس میں آٹھ چیزیں بڑھا دے گا۔ جو مالداروں کے پاس بیٹھے گا اس کے دل میں دنیا کی محبت و رغبت زیادہ ہوگی۔ اور جو درویشوں کے ساتھ بیٹھے گا اس کو اللہ تعالیٰ کی تقسیمِ نعمت پر شکر و رضا کی توفیق ہوگی۔ اور جو بادشاہ کے پاس بیٹھے گا اس میں سختی و تکبر زیادہ ہوگا۔ اور جو عورتوں کے ساتھ بیٹھے گا اس میں شہوت و جہالت بڑھے گی۔ اور جو بچوں کے پاس بیٹھے گا اس میں ہنسی مذاق زیادہ ہوگا۔ اور جو فاسقوں کے پاس بیٹھے گا اس میں گناہوں پر جرأت بڑھے گی۔ اور جو نیکوں کے پاس بیٹھے گا اس میں فرمانبرداری کی رغبت زیادہ ہوگی۔ اور جو عالموں کے پاس بیٹھے گا اس کا علم و تقویٰ بڑھ جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۷۷)

Marfat.com

تعلیم و تصنیف کی فضیلت

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهٗ مِنْ مَالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ

مومن کو اس کی موت کے بعد جو اعمال و نیکیاں پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے ایک علم ہے جو اس نے حاصل کیا اور پھیلایا۔ دوسرے وہ نیک، اولاد کہ جس کو اس نے چھوڑا۔ تیسرے قرآن مجید جس کا وارث بنایا۔ چوتھے مسجد جس کو اس نے تعمیر کی۔ پانچویں مسافر خانہ بنایا۔ چھٹے نہر جاری کیا اور ساتویں صدقہ جس کو اس نے اپنی صحت و زندگی میں نکالا۔ ان سب چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی مومن

Marfat.com

مَوْتِہٖ ۔	کو پہنچتا ہے ۔
رواہ ابن ماجہ والبیہقی	(مشکوٰۃ شریف صہ ۳۶)

ان تمام چیزوں کا اور اسی طرح دینی کتابیں وراثت میں چھوڑنے، ان کو وقف کرنے اور مدرسہ وخانقاہیں بنوانے کا ثواب بھی مومن کو قبر میں ملتا رہے گا جب تک کہ وہ دنیا میں باقی رہیں گی ۔ ان میں تعلیم دینے کا ثواب زیادہ دنوں تک ملتا رہے گا بشرطیکہ شاگردوں کو قابل بنائے اور ان سے درس وتدریس کا سلسلہ چل پڑے ۔ اور سب سے زیادہ ثواب بہترین دینی کتابوں کی تصنیفات کا ملے گا کہ وہ پوری دنیا میں پھیل جاتی ہیں اور قیامت تک باقی رہیں گی جن سے مسلمان اپنے ایمان وعمل کو سنوارتے رہیں گے ۔

۲ ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ	کیا تم لوگ جانتے ہو سب سے بڑا
اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوْا اللّٰہُ	سخی کون ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ	اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے
اللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا	والے ہیں ۔ فرمایا اللہ سب سے بڑا

Marfat.com

اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِّنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَمِیْرًا وَّحْدَهٗ اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔

رواہ البیہقی

جوّاد ہے۔ پھر انسان میں سب سے زیادہ سخی میں ہوں۔ اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے کہ جس نے علم دین حاصل کیا تو اس کو پھیلایا وہ اکیلا امیر ہو کر آئے گا یا جماعت کی حیثیت سے۔

(مشکوٰۃ شریف ص۳۷)

مطلب یہ ہے کہ درس و تدریس یا تصنیف و تالیف سے جو شخص علم دین پھیلائے گا وہ قیامت کے دن بڑی شان و شوکت اور جاہ و حشمت کے ساتھ آئے گا۔

۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَالِمٌ لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ۔

رواہ الدارمی

اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بہت برے درجہ والا وہ عالم ہوگا جس کے علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔

(مشکوٰۃ شریف ص۳۷)

یعنی وہ عالم جو درس و تدریس یا تصنیف و تالیف میں مشغول

Marfat.com

نہ ہو، اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ نہ پہنچائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دے (اشعۃ اللمعات جلد اول صہ ۱۷۶) یا یہ مطلب ہے کہ علم دین حاصل کیا مگر اس پر عمل نہیں کیا تو وہ جاہل سے برا ہے کہ ایسے عالم پر عذاب جاہل سے سخت ہوگا (مرقاۃ جلد اول صہ ۲۵۵) جو لوگ علم دین حاصل کرنے کے بعد کاروبار میں لگ جاتے ہیں اور اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچاتے وہ اس حدیث شریف سے نصیحت حاصل کریں اور وہ عالم بھی کہ جو بے عمل ہیں۔

۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ رواہ احمد والدارمی

اس علم کی مثال جس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے اس خزانہ کی طرح ہے کہ جس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہ خرچ کیا جائے۔ (مشکوٰۃ شریف صہ ۳۸)

۵۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهٗ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهٖ

جس نے کسی شخص کو علم دین سکھایا تو اس کے لئے اس آدمی کا ثواب

Marfat.com

لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الْعَامِلِ۔ — ہے کہ جس نے اس پر عمل کیا مگر عمل کرنے والے کا ثواب کم نہ ہوگا

رواہ ابن ماجہ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۸۰)

۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

مَنْ عَلَّمَ اٰیَۃً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ اَوْ بَابًا مِّنْ عِلْمٍ اَنْمَی اللّٰہُ اَجْرَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ — جو شخص قرآن مجید کی کوئی آیت یا علم کا کچھ حصہ سکھائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو قیامت تک بڑھائے گا۔

رواہ ابن عساکر (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۸۰)

۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

وُزِنَ حِبْرُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّھَدَاءِ فَرَجَحَ عَلَیْہِ۔ — عالموں کے قلم کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی تو وہ خون پر غالب ہو جائے گی۔

رواہ الخطیب (کنز ج ۱۰ صفحہ ۸۰)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

یُوْزَنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّھَدَاءِ — قیامت کے دن عالموں کے قلم کی روشنائی اور شہیدوں کے خون

Marfat.com

فَيُرْجَحُ عَلَيْهِمْ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى دَمِ الشُّهَدَاءِ
رواہ الشیرازی ۔ والمرہبی عن عمران بن حصین وابن عبد البر فی العلم عن ابی الدرداء وابن الجوزی فی العلل عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم ۔

تولے جائیں گے تو عالموں کی روشنائی شہیدوں کے خون پر بھاری ہوگی ۔
(کنز العمال ج دہم صفحہ ۸)

یعنی کتابوں کی تصنیف خدائے تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ فضیلت رکھتی ہے کہ اس کے لئے عالم دین جو روشنائی استعمال کرتے ہیں وہ قیامت کے دن وزن میں شہیدوں کے خون پر غالب آجائے گی ۔

۹ ۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے ۔

عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِهٖ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ عَابِدٍ ۔
رواہ فی مسند الفردوس

وہ عالم کہ جس (کی تعلیم وتصنیف) سے فائدہ اٹھایا جائے ہزار عابد سے بہتر ہے ۔ (کنز العمال ج ۵ صفحہ ۸۱)

۱۰ ۔ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔

مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ بِصَدَقَةٍ اَفْضَلَ مِنْ

وہ علم کہ جسے (تعلیم وتصنیف سے) پھیلایا جائے اس سے افضل

Marfat.com

عِلْمٍ یُنْشَرُ۔ لوگوں کا کوئی صدقہ نہیں۔

رواہ الطبرانی (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۸۹)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

مَنْ اَدّٰی اِلٰی اُمَّتِیْ حَدِیْثًا لِتُقَامَ بِہٖ سُنَّۃٌ اَوْ تُثْلَمَ بِہٖ بِدْعَۃٌ فَھُوَ فِی الْجَنَّۃِ۔

جو شخص میری امت تک کوئی دینی بات پہنچائے تاکہ اس سے سنت قائم کی جائے یا اس سے بدمذہبی دور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۹۰)

بے عمل عالم

۱۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَلْعَالِمُ مَنْ یَّعْمَلُ بِالْعِلْمِ وَاِنْ کَانَ قَلِیْلًا۔

عالم وہ شخص ہے جو علم پر عمل کرے اگرچہ علم تھوڑا ہو۔

رواہ ابوالشیخ (کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۷۶)

یعنی جو علم پر عمل نہ کرے وہ صرف نام کا عالم ہے حقیقت میں

Marfat.com

عالم نہیں جیسا کہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اِنَّ غَیْرَ الْعَامِلِیْنَ لَیْسُوْا عُلَمَاءَ، یقیناً جو عمل کرنے والے نہیں ہیں وہ عالم نہیں ہیں (مرقاۃ جلد اول صـ۲۵۵)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَالِمٌ لَمْ یَنْفَعْهُ عِلْمُهٗ۔	قیامت کے دن سب سے سخت عذاب والا وہ عالم ہوگا کہ جسے اسکے علم نے فائدہ نہیں دیا۔
رواہ ابوداؤد طیالسی	(کنز العمال ج۱۰ صـ۱۰۷)

۳۔ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِیْ یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَیَنْسیٰ نَفْسَهٗ کَمَثَلِ السِّرَاجِ یُضِیْءُ لِلنَّاسِ وَیُحْرِقُ نَفْسَهٗ۔	اس عالم کی مثال جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے اور عمل نہیں کرتا اس چراغ کے مانند ہے جو دوسروں کو روشنی دیتا ہے اور خود کو جلاتا ہے۔
رواہ الطبرانی فی الکبیر	(کنز العمال ج۱۰ صـ۱۰۷)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً	قیامت کے دن بہت زیادہ

Marfat.com

يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَانْتَفَعَ بِهٖ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْهُ دُوْنَهٗ۔ | افسوس کرنے والا وہ شخص ہوگا کہ علم حاصل کیا تو جس نے اس سے سنا فائدہ اٹھایا سوائے اس کے

رواہ ابن عساکر | (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۹)

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

تَعَلَّمُوْا مِنَ الْعِلْمِ مَا شِئْتُمْ فَوَاللّٰهِ لَا تُؤْجَرُوْا بِجَمْعِ الْعِلْمِ حَتّٰى تَعْمَلُوْا۔ | جو علم چاہو حاصل کرو مگر خدا کی قسم تم علم جمع کرنے پر ثواب نہیں دئے جاؤ گے یہاں تک کہ عمل کرو

رواہ ابو الحسن فی امالیہ | (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۱)

۶۔ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَطَّلِعُوْنَ عَلٰى اُنَاسٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّارَ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْنَا اِلَّا بِمَا تَعَلَّمْنَا مِنْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ وَلَا نَفْعَلُ | جنت کے بعض لوگ جہنم کے کچھ لوگوں سے متوجہ ہو کر کہیں گے کہ آپ لوگ جہنم میں کیوں داخل ہوئے؟ خدا کی قسم ہم آپ لوگوں سے سیکھنے ہی کے سبب جنت میں داخل ہوئے تو وہ کہیں گے کہ ہم لوگ کہتے تھے مگر عمل نہیں کرتے تھے۔

Marfat.com

رواہ الطبرانی (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۸)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رَأَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ	میں نے معراج کی رات میں دیکھا
رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ	کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی
بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَّارٍ	قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔
قُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا	میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ
جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ	ہیں؟ انھوں نے کہا یہ آپ کی
خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ	امت کے خطیب اور واعظ ہیں جو
یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ	لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے
بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ	اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے
اَنْفُسَھُمْ۔	یعنی خود نیک کام نہ کرتے تھے۔

رواہ فی شرح السنۃ (مشکوٰۃ ص ۴۳۸)

۸۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یُجَاءُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ	قیامت کے دن ایک شخص کو لاکر
الْقِیَامَۃِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ	جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی

Marfat.com

فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ۔ مَا شَانُكَ لَيْسَ كُنْتَ تَامُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا اٰتِيْكُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ۔

متفق علیہ

آنتیں فوراً پیٹ سے نکل کر آگ میں گر پڑیں گی پھر وہ انھیں پیسے گا یعنی ان کے گرد چکر کاٹے گا جیسے پن چکی کا گدھا آٹا پیستا ہے تو دوزخی یہ دیکھکر اس کے پاس جمع ہو جائینگے اور اس سے کہیں گے اے فلاں! تیرا کیا حال ہے یعنی یہ تو کیا کر رہا ہے؟ کیا تو ہم کو نیک کام کرنے اور برے کام سے باز رہنے کا حکم نہیں دیتا تھا وہ کہے گا ہاں میں تم کو نیک کام کا حکم دیتا تھا اور خود اس کو نہیں کرتا تھا اور برے کام سے تم کو روکتا تھا اور خود اس کو کرتا تھا۔

(مشکوٰۃ صہ ۴۳۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دوسروں کو اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا اور خود اس پر عمل نہ

Marfat.com

کرنا عذاب کا سبب ہے لیکن یہ عذاب عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے امر ونہی کی وجہ سے نہیں ہے اس لئے کہ اگر امر ونہی بھی نہیں کرے گا تو دو واجب ترک کرنے کے سبب اور زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ صـ ۱۷۵)

۹۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین خشیت الٰہی پیدا کرتا ہے جس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور وہی عالم کی افضلیت کا سبب ہے۔ لہٰذا جس شخص کا علم ایسا نہ ہو وہ جاہل کے مثل ہے بلکہ وہ جاہل ہے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ صـ ۲۳۱)

۱۰۔ امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ خَشِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یعنی عالم صرف وہ شخص ہے جسے خدائے عزوجل کی خشیت حاصل ہو۔ (تفسیر خازن ومعالم التنزیل جلد ۵ صـ ۳۰۲)

۱۱۔ امام ربیع بن انس علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا مَنْ لَّمْ یَخْشَ اللّٰہَ فَلَیْسَ بِعَالِمٍ یعنی جسے خشیت الٰہی حاصل نہ ہو وہ عالم نہیں۔ (تفسیر خازن ج ۵ صـ ۳۰۲)

Marfat.com

دنیادار اور بُرے علماء

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ	میری امت کے کچھ لوگ دین کا
سَیَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ	علم حاصل کریں گے اور قرآن
وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَقُوْلُوْنَ	پڑھیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہم
نَاْتِی الْاُمَرَاءَ فَنُصِیْبُ مِنْ	امیروں کے پاس جاتے ہیں تاکہ
دُنْیَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِیْنِنَا	ان کی دنیا حاصل کریں مگر اپنا
وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِكَ کَمَا	دین ہم ان سے بچائیں گے۔
لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ	لیکن ایسا نہیں ہوسکے گا جیسے
اِلَّا الشَّوْكُ کَذٰلِكَ	کہ ببول کے درخت سے کانٹے
لَا یُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِهِمْ	ہی چنے جاتے ہیں ایسے ہی امیروں
اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ	کے قرب سے کچھ نہیں حاصل ہوگا
الصَّبَّاحِ کَاَنَّهٗ یَعْنِیْ	مگر (ابن صباح نے فرمایا) خطائیں
الْخَطَایَا۔ رواہ ابن ماجہ	ہی حاصل ہوں گی (مشکوٰۃ صہ ۳۷)

Marfat.com

حاکموں اور امیروں کے یہاں دینی فائدہ کے لئے علماء کے جانے میں حرج نہیں لیکن نذر کی لالچ سے جانا یا ان سے قرب حاصل کرنا یہی دنیا داری ہے اور دین کے لئے زہر قاتل ہے۔

۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا۔

لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا	اگر علماء علم کی حفاظت کرتے اور
الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ	علم کو اس کے اہل ہی پر پیش کرتے
لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهٖ	تو اس کی برکت سے اپنے زمانہ والو
وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ	کے سردار ہو جاتے لیکن انھوں
الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ	نے اپنا علم دنیا والوں کیلئے استعمال
مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا	کیا تاکہ اس سے ان کی دنیا حاصل
عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ	کریں تو وہ لوگ دنیا والوں کے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	سامنے ذلیل ہو گئے۔ میں نے
يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ	تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا	کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تمام
هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ	غموں کو بنا لے ایک غم اپنی آخرت
هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ	کا غم۔ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے

Marfat.com

بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالُ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِهَا هَلَكَ
رواہ ابن ماجۃ

غموں کو کافی ہوگا۔ اور جس کے غم متفرق ہوں دنیا کی پریشانیاں تو اللہ کو اس کی پروا نہیں کہ وہ دنیا کے کس جنگل میں ہلاک ہوا۔

(مشکوٰۃ ص۳۷)

اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر علماء اپنے علم کی عزت کریں، اسے ذلیل ہونے سے بچائیں اور دنیا حاصل کرنے کی لالچ میں اسے رسوا نہ کریں تو وہ اہل زمانہ کے سردار ہو جائیں گے۔ اور جسے صرف آخرت کا غم ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے اور جسے دنیا کے غم ہوں خدائے تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔

۳۔ حضرت اعمش سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَیْرَ اَهْلِهٖ۔
رواہ الدارمی

علم کی آفت اسے بھول جانا ہے۔ اور علم کو ضائع کرنا یہ ہے کہ تو اسے نااہل اور نالائق کو سکھائے۔

(مشکوٰۃ ص۳۷)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں دراصل اس بات پر تنبیہ ہے کہ ان باتوں کے اختیار کرنے سے بچنا چاہیئے جو علم کے بھول جانے کا سبب بنتے ہیں یعنی گناہوں کا ارتکاب، نفس و خواہشات دنیا کی مصروفیات اور اس کے لئے دوڑ دھوپ۔ جیسا کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

شَكَوْتُ إِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِيْ

میں نے حضرت وکیع سے کمزور حافظے کی شکایت کی

فَاَوْصَانِيْ إِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ

تو انھوں نے مجھے گناہ ترک کرنے کی وصیت کی

فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِّنْ اِلٰہٍ

اس لئے کہ علم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

وَفَضْلُ اللّٰهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصٍ

اور اللہ تعالیٰ کا فضل گنہگار کو نہیں دیا جاتا

(اشعۃ اللمعات ج اول ص۱۷۵)

حضرت سفیان سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب سے فرمایا کہ اہل علم کون لوگ ہیں؟ انھوں نے فرمایا۔

Marfat.com

اَلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ۔	وہ لوگ جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا تو کس چیز نے علماء کے دلوں سے علم کو نکال دیا؟ فرمایا لالچ نے۔
رواہ الدارمی	(مشکوٰۃ شریف ص۳۷)

علم نکل جانے کا مطلب ہے اس کا نور اور اس کی ہیبت و برکت کا نکل جانا یہی وجہ ہے کہ لالچی عالم حق گوئی نہیں کرتا جیساکہ دیکھا جارہا ہے۔ مشہور مقولہ ہے اَلطَّمَعُ یُصَیِّرُ الْاَسَدَ ذُبَابًا۔ یعنی لالچ شیر کو مکھی بنادیتی ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں حضرت شیخ ابوالعباس مرسی قدس سرہٗ سے منقول ہے کہ جب میں اپنے کام کے ابتدائی زمانہ میں اسکندریہ پہنچا تو وہاں ایک شخص سے میری جان پہچان تھی میں نے اس سے آدھے درہم میں ایک چیز خریدی۔ چونکہ آدھا درہم ایک معمولی چیز تھی اس لئے میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید آدھا درہم وہ مجھ سے وصول نہ کرے تو غیب سے آواز آئی اَلسَّلَامَۃُ فِی الدِّیْنِ بِتَرْکِ الطَّمَعِ فِی الْمَخْلُوْقِیْنَ۔ یعنی دین کی سلامتی مخلوق سے

Marfat.com

لالچ کے چھوڑ دینے میں ہے (اشعۃ اللمعات جلد اول صـ۱۷۵)

۵۔ حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا۔

اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَاءِ۔	آگاہ ہو جاؤ کہ بروں میں سب سے برے علمائے سوء ہیں اور اچھوں میں سب سے اچھے علمائے حق ہیں (مشکوٰۃ شریف صـ۳۷)
رواہ الدارمی	

اس لئے کہ عالم لوگوں کے مقتدا ہوتے ہیں ان کی اچھائی سے بہت لوگ اچھے بن جاتے ہیں اور ان کی برائی و بد مذہبی سے بہتیرے برے اور بد مذہب ہو جاتے ہیں۔

۶۔ حضرت زیاد بن حُدیر سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اسلام کو کیا چیز ڈھادے گی؟ میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے فرمایا۔

یَھْدِمُہٗ زَلَّۃُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْکِتَابِ وَحُکْمُ الْاَئِمَّۃِ الْمُضِلِّیْنَ	عالم کا گناہ، قرآن میں منافق کا جھگڑنا اور گمراہ گر سرداروں کی حکومت اسلام کو ڈھادے گی۔
رواہ الدارمی	(مشکوٰۃ صـ۳۷)

Marfat.com

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ أَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ۔	غم کے کنواں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ غم کا کنواں کیا ہے؟ فرمایا وہ دوزخ کی ایسی گھاٹی ہے کہ جس سے خود دوزخ چار سو مرتبہ روزانہ پناہ مانگتی ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ فرمایا اپنے اعمال کو دکھانے والے قاری۔
رواہ الترمذی	(مشکوٰۃ صہ ۳۸)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں جو قاری ہوتے تھے وہ عالم بھی ہوتے تھے۔ لہٰذا حدیث شریف کا یہ مطلب ہوا کہ وہ عالم و قاری جو ریاکار ہیں اپنے اعمال لوگوں کو دکھاتے ہیں وہ جہنم کی بدترین گھاٹی میں عذاب دئے جائیں گے

Marfat.com

۸۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مِّنْ تَحْتِ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کا صرف رواج ہی رہ جائے گا۔ ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انھیں سے فتنہ اٹھے گا اور انھیں میں لوٹ جائے گا۔

(مشکوٰۃ صـ ۳۸)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ وہ نام نہاد علماء کہ جنھوں نے اپنی تصنیفات حفظ الایمان، براہین قاطعہ اور تحذیر الناس وغیرہ میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہینیں لکھیں اور ان کی ذات سے مسلمانوں میں فتنہ اٹھا وہ آسمان کے نیچے بدترین

Marfat.com

مخلوق ہوئے۔

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔ رواہ مسلم

آخری زمانہ میں ایک گروہ فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (مشکوٰۃ ص۲۸)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں یعنی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو مکاری و فریب سے علماء، مشایخ اور صلحی ربن کر اپنے کو مسلمانوں کا خیرخواہ اور مصلح ظاہر کرے گی تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائے اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں اور فاسد خیالوں کی طرف راغب کرے۔

Marfat.com

(اشعة اللمعات جلد اول صہ ۱۳۳) اس گروہ کی پہچان یہ ہے کہ ان کے عقیدے سواد اعظم اہلسنت وجماعت کے خلاف ہوں۔

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَیْلٌ لِاُمَّتِیْ مِنْ عُلَمَاءِ السُّوْءِ۔ رواہ الحاکم فی المستدرک

خرابی ہے میری امت کے برے علماء کے لئے۔

(کنز العمال ج۱۰ صہ ۱۱۲)

۱۱۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ وَ تَفَقَّهَ فِی الدِّیْنِ ثُمَّ اَتٰی بَابَ السُّلْطَانِ تَمَلُّقًا اِلَیْهِ وَطَمَعًا لِمَا فِیْ یَدَیْهِ خَاضَ بِقَدْرِ خُطَاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ

رواہ ابو الشیخ

جب کسی شخص نے قرآن پڑھا اور دین میں تفقہ حاصل کیا پھر وہ بادشاہ کے دروازہ پر اس کی چاپلوسی کے لئے اور اس کے مال کی لالچ میں آیا تو وہ بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ کی آگ میں گھسا۔

(کنز العمال ج۱۰ صہ ۱۱۲)

جو عالم سیٹھوں کے پاس چاپلوسی کے لئے ان کے مال کی

Marfat.com

لالچ میں جاتے ہیں وہ بھی اس وعید میں داخل ہیں۔

۱۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ اَبْغَضَ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْعَالِمُ یَزُوْرُ الْعُمَّالَ۔	مخلوق میں سب سے زیادہ نفرت اللہ تعالیٰ کو اس عالم سے ہے جو حاکموں اور رئیسوں سے ملاقات کرے (کنز العمال ج۱۰ ص۱۰۸)
رواہ ابن لال	

بزرگوں نے کہا ہے بِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی بَابِ الْاَمِیْرِ وَنِعْمَ الْاَمِیْرُ عَلٰی بَابِ الْفَقِیْرِ۔ یعنی کیا ہی برا ہے وہ فقیر جو امیر کے دروازہ پر ہے۔ اور کیا ہی اچھا ہے وہ امیر جو فقیر کے دروازہ پر ہے۔

۱۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَیْلٌ لِاُمَّتِیْ مِنْ عُلَمَاءِ السُّوْءِ یَتَّخِذُوْنَ هٰذَا الْعِلْمَ تِجَارَةً یَبِیْعُوْنَهَا مِنْ اُمَرَاءِ زَمَانِهِمْ رِبْحًا	خرابی ہے میری امت کے علمائے سوء کے لئے جو اس علم دین کو تجارت بنائیں گے اس کو اپنے زمانہ کے امیروں سے اپنی ذات کے نفع کے لئے بیچیں گے۔

Marfat.com

لِاَنْفُسِهِمْ لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَهُمْ۔	اللہ تعالیٰ ان کی تجارت میں نفع نہ دے۔
رواہ الحاکم	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۷)

۱۴۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ کَانَ مِنَ الْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا۔ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔	جو لوگ دین سے دنیا طلب کریں وہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کے ہیں جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم ہو گئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۴ ص ۵۳۶)

نوٹ۔ اَلْاَخْسَرِیْنَ سے آخر تک نظم قرآن پ ۱۶ ع ۳ سے ہے۔

Marfat.com

علم چھپانے والے علماء

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔	جس شخص سے علم کی وہ بات پوچھی گئی کہ جسے وہ جانتا ہے پھر وہ اسے چھپائے یعنی نہ بتائے تو قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی لگام لگادی جائیگی
رواہ احمد وابوداؤد والترمذی و رواہ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	(مشکوٰۃ شریف ص۳۴)

۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

كَاتِمُ الْعِلْمِ يَلْعَنُهٗ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحُوْتُ فِي الْبَحْرِ وَالطَّيْرُ فِي السَّمَاءِ	علم چھپانے والے پر ہر چیز لعنت کرتی ہے یہاں تک کہ مچھلی پانی میں اور چڑیا ہوا میں۔
رواہ ابن الجوزی فی العلل	(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۹)

Marfat.com

۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اٰتَاہُ اللّٰہُ عِلْمًا فَکَتَمَہٗ اَلْجَمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور وہ اس کو چھپائے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام لگائے گا۔

رواہ الطبرانی (کنز ج ۱۰ ص ۱۰۹)

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ عِلْمٌ فَلْیُظْهِرْہُ فَاِنَّ کَاتِمَ الْعِلْمِ یَوْمَئِذٍ کَکَاتِمِ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جس شخص کے پاس علم ہو تو وہ اس کو ظاہر کرے اس لئے کہ علم چھپانے والا قیامت کے روز محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر نازل شدہ چیز کو چھپانے والے کی طرح ہوگا۔

رواہ ابن عدی فی الکامل (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۲۵)

۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ وَلَمْ یُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَہٗ فَعَلَیْہِ

جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف بیدینی پھیلنے لگے اور ایسے موقع پر عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے

Marfat.com

لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

اور اپنی کسی مصلحت یا مفاد کی لالچ میں خاموش رہے تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ اس کی نفل (صواعق محرقہ ص۲ الملفوظ ح ۴ ص۴)

جو عالم کہ حکم شرع جانتے ہوئے پوچھنے والے کو کسی مصلحت سے مسئلہ نہیں بتاتے حالانکہ سائل کو اس کی حاجت ہوتی ہے۔ یا موجودہ زمانہ میں جبکہ بدینی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے مگر وہ کسی مفاد کے پیش نظر بدینیوں کے خلاف اپنا علم ظاہر نہیں کرتے اور خاموش رہتے ہیں وہ عالم ان حدیثوں سے نصیحت حاصل کریں

۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے اپنے حجرۂ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اس وقت ایک اعرابی نے آپ سے کچھ دریافت کیا تو فرمایا۔

لَیْسَ ھٰذِہٖ سَاعَۃُ — فتویٰ کا وقت یہ نہیں ہے۔

Marfat.com

فتویٰ ۔ رواہ ابن السنی (کنز العمال جلد دہم ص۱۴۴)

عالم کی توہین

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

مَنْ اَهَانَ الْعَالِمَ فَقَدْ اَهَانَ الْعِلْمَ وَمَنْ اَهَانَ الْعِلْمَ فَقَدْ اَهَانَ النَّبِيَّ وَمَنْ اَهَانَ النَّبِيَّ فَقَدْ اَهَانَ جِبْرِيْلَ وَمَنْ اَهَانَ جِبْرِيْلَ فَقَدْ اَهَانَ اللهَ وَمَنْ اَهَانَ اللهَ اَهَانَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

جس نے عالم کی توہین کی تحقیق اس نے علم دین کی توہین کی اور جس نے علم دین کی توہین کی تحقیق اس نے نبی کی توہین کی ۔ اور جس نے نبی کی توہین کی یقیناً اس نے جبریل کی توہین کی ۔ اور جس نے جبریل کی توہین کی تحقیق اس نے اللہ کی توہین کی ۔ اور جس نے اللہ کی توہین کی قیامت کے دن اللہ اس کو ذلیل و رسوا کریگا ۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۱)

۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔

Marfat.com

اَلْعَالِمُ سُلْطَانُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ وَّقَعَ فِیْہِ فَقَدْ ھَلَکَ۔

عالم زمین میں اللہ کی دلیل وحجت ہیں تو جس نے عالم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہوگیا۔

رواہ فی مسند الفردوس (کنز العمال ج۱۰ ص ۷۷)

۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَا یَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّا مُنَافِقٌ بَیِّنُ النِّفَاقِ۔

علماء کے حق کو ہلکا نہ سمجھے گا مگر کھلا ہوا منافق۔

رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۱۴۰)

۴۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَیْسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّہٗ۔

جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

رواہ احمد والحاکم (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ ص ۱۴۰)

۵۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

مَنِ اسْتَخَفَّ بِالْعَالِمِ

جس نے عالم کو حقیر سمجھا اس نے

Marfat.com

اَهْلَكَ دِيْنَهٗ۔ اپنے دین کو ہلاک کیا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ صہ ۲۸۳)

۶۔ اعلیٰ حضرت پیشوائے اہلسنت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سے بلا وجہ بغض رکھنے میں بھی خوفِ کفر ہے اگرچہ اہانت نہ کرے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ صہ ۵۷)

۷۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ اگر عالم دین کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے۔ اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے گالی دیتا ہے اور تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق وفاجر ہے۔ اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے خلاصہ میں ہے مَنْ اَبْغَضَ عَالِمًا مِّنْ غَيْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِيْفَ عَلَيْهِ الْكُفْرُ۔ منح الروض الازہر میں ہے اَلظَّاهِرُ اَنَّهٗ يَكْفُرُ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ صہ ۱۴۰)

۸۔ اور تنویر الابصار و درمختار کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ — وہ عالموں کے درجے کو بلند
فَالرَّافِعُ ھُوَ اللّٰہُ — فرمائے گا (پ ۲۸ ع ۲) تو عالم کو
فَمَنْ یَّضَعْہُ یَضَعْہُ — بلند کرنے والا اللہ ہے۔ تو جو شخص
اللّٰہُ فِیْ جَھَنَّمَ۔ — اس کو گرائے گا اللہ اس کو دوزخ
میں گرائے گا۔ (فتاوٰی رضویہ ص ۵۹ ج ۹)

۹۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ مجمع الانہر میں ہے۔

مَنْ قَالَ لِعَالِمٍ — جو شخص کسی عالم کو مولویا اس کی
عُوَیْلِمٌ اِسْتِخْفَافًا — تحقیر کے لئے کہے وہ کافر ہے۔
فَقَدْ کَفَرَ۔ — (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۳۹۵)

۱۰۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی خطا گیری اور اس پر اعتراض حرام ہے اور اس کے سبب رہنمائے دین سے کنارہ کش ہونا اور استفادہ ومسائل چھوڑ دینا اس کے حق میں زہر ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۵۳۹)

۱۱۔ فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔

(بہار شریعت حصۂ نہم ص ۱۳۱)

Marfat.com

جاہل مفتی

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَفْتٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ۔

جو بے علم فتویٰ دے اس کا گناہ فتویٰ پوچھنے والے پر ہے۔

رواہ ابوداؤد (مشکوٰۃ شریف ص ۳۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ بے علم کے فتویٰ دینے سے پوچھنے والا گنہگار اس لئے ہوگا کہ وہی اس کے فتویٰ دینے کا سبب بنا۔ حدیث شریف کا یہ معنیٰ اس صورت میں ہوگا جبکہ اَفْتٰی صیغۂ معروف کے ساتھ ہو۔ اور اگر بصیغۂ مجہول ہو یعنی اُفْتِیَ تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جسے بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ اس شخص پر ہوگا کہ جس نے فتویٰ دیا اور یہ معنیٰ زیادہ ظاہر ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۶۸)

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

دوسری صورت اظہر واضح ہے یعنی جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا تو عالم نے غلط جواب دیا اور جاہل نے اس پر عمل کیا اور مسئلہ کا غلط ہونا نہیں جانا تو اس کا گناہ مسئلہ بتانے والے پر ہوگا بشرطیکہ اس نے اپنی سمجھ سے بتایا ہو (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صـ ۲۴۶)

۲۔ حضرت عبید اللہ بن ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت ہے۔

اَجْرَأُكُمْ عَلَى الْفُتْيَا	جو شخص تم میں فتویٰ پر زیادہ دلیر
اَجْرَأُكُمْ عَلَى النَّارِ۔	ہے وہ جہنم پر زیادہ دلیر ہے۔
رواہ الدارمی	(کنز العمال ج ۱۰ صـ ۱۰۶)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ اَفْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ	جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا آسمان
لَعَنَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ السَّمَاءِ	و زمین کے فرشتوں نے اس پر
وَالْاَرْضِ۔	لعنت کی۔
رواہ ابن عساکر	(کنز العمال ج ۱۰ صـ ۱۱۱)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

يَخْرُجُ فِىْ اٰخِرِ الزَّمَانِ	آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا
قَوْمٌ رُؤَسَاءُ جُهَّالًا	ہوں گے جو سردار اور جاہل ہونگے

Marfat.com

يُفْتُوْنَ النَّاسَ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ۔ رواہ ابونعیم والدیلمی

وہ لوگوں کو فتویٰ دیں گے خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔ (کنز ج۱۰ ص۱۱۹)

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ۔ (بخاری مسلم)

اے لوگو! جو شخص کچھ جانتا ہو تو بیان کر دے اور جو نہ جانے تو کہدے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اس لئے کہ یہ بات علم ہی سے ہے کہ جسے تم نہ جانو تو کہدو کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۲)

یعنی عالم کو اپنی لاعلمی ظاہر کرنے میں شرم نہیں کرنا چاہیئے کہ انسان کی جہالت اس کے علم سے بہت زیادہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وَمَا أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا یعنی تم لوگ تھوڑا ہی علم دئے گئے ہو (پ۱۵ ع۱۰) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جبکہ منبر پر رونق افروز تھے تو آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ وہ گستاخ بولا کہ جب آپ نہیں جانتے تو منبر پر کیوں چڑھ گئے؟ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے علم

Marfat.com

کے لحاظ سے پڑھا ہوں اگر اپنی جہالت کے اعتبار سے پڑھتا تو آسمان پر پہنچ جاتا۔ اور حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چالیس مسئلے پوچھے گئے جن میں سے آپ نے صرف چار کے جوابات دئیے اور چھتیس مسئلوں کے بارے میں فرمایا کہ میں نہیں جانتا۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول صٓ ۲۵۷) اور حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ پوچھنے والے نے کہا کہ آپ بیت المال سے اتنا اتنا روپیہ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا میں اپنے علم کے لحاظ سے روپیہ لیتا ہوں اگر اپنی جہالت کے اعتبار سے لیتا تو بیت المال کا کل روپیہ لے لیتا (شرح فقہ اکبر صٓ ۵۱)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا جبتک کہ مدتہا طبیب حاذق کا مطب نہ کیا ہو (فتاویٰ رضویہ جلد دہم صٓ ۲۳۱) اور تحریر فرماتے ہیں کہ آج کل درسی کتابیں پڑھنے سے پڑھانے سے آدمی فقہ کے دروازے میں داخل نہیں ہوتا نہ کہ واعظ جسے سوائے طلاقت لسان کوئی لیاقت جہاں درکار نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم صٓ ۵۶۵)

Marfat.com

مگر آج کل عام طور پر ہر وہ شخص کہ جسے کسی مدرسہ سے عالم و فاضل کی سند مل جاتی ہے چاہے وہ جاہل ہی کیوں نہ ہو اپنے کو فتویٰ دینے کا اہل سمجھتا ہے اور حلال و حرام کی پرواکئے بغیر جو کچھ سمجھ میں آتا ہے بے دھڑک بتا دیتا ہے اسی طرح بہت سے جاہل مقرر جو تقریری کتابوں کے علاوہ بہار شریعت کو بھی کبھی ہاتھ نہیں لگاتے مگر چرب زبانی کے سبب عوام انھیں سب سے بڑا علامہ سمجھتے ہیں جب ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے تو وہ اپنی بڑائی کا بھرم قائم رکھنے کے لئے اپنی طبیعت سے مسئلہ گڑھ کر بتا دیتے ہیں۔ نہ اللہ و رسول سے خوف کرتے ہیں اور نہ اپنی عاقبت کے برباد ہونے سے ڈرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

۶۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آدمی چار طرح کے ہوتے ہیں۔ **اوّل** وہ کہ جانتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں تو وہ عالم دین ہے اس کی پیروی کرو۔ **دوم** وہ کہ جانتا ہے اور وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں تو وہ سویا ہوا ہے اسے بیدار کرو۔ **سوم** وہ کہ نہیں جانتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں تو اس کو ہدایت کی ضرورت

Marfat.com

ہے اسے ہدایت کرو۔ چہارم وہ کہ نہیں جانتا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں تو وہ شیطان ہے اس سے دور رہو (تفسیر کبیر جلد اول صہ ۲۷۸)۔

متفرقات

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَ فَتَهْلِكَ رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط	عالم دین بنو یا طالب علم بنو یا عالم دین کی بات سننے والا بنو یا اس سے محبت کرنے والا بنو اور پانچواں مت بنو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ (کنز العمال ج ۱۰ صہ ۸۲)

۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَلنَّاسُ رَجُلَانِ عَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَا سِوَاهُمَا۔	آدمی دو ہیں۔ عالم دین اور طالب علم۔ اور ان دونوں کے علاوہ میں بھلائی نہیں۔

Marfat.com

رواہ الطبرانی فی الکبیر
(کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۸)

اس حدیث شریف میں صرف دو کا ذکر ہے تو مستمع اور محب متعلم میں داخل ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۲۸۲)

۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَیْسَ مِنَّا اِلَّا عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ۔ — ہمارے راستہ پر صرف عالم دین ہیں یا طالب علم۔

رواہ ابن النجار والدیلمی
(کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۹۶)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ اَھْلِ الْعِلْمِ۔ — تمہارے بڑے علماء کے ساتھ برکت ہے۔

رواہ الرافعی
(کنز العمال ج ۱۰ صفحہ ۹۹)

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

صِنْفَانِ مِنَ النَّاسِ اِذَا صَلُحَا صَلُحَ النَّاسُ وَاِذَا فَسَدَا فَسَدَ — دو طرح کے آدمی جب درست ہوں گے لوگ درست ہوں گے اور جب وہ دونوں بگڑیں گے

Marfat.com

النَّاسُ الْعُلَمَاءُ وَالْأُمَرَاءُ۔

تو لوگ بگڑیں گے۔ ایک علماء، دوسرے امراء اور حکام۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

(کنز العمال ج۱۰ صـ۱۱)

۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

حِفْظُ الْغُلَامِ كَالْوَسْمِ عَلَى الْحَجَرِ وَحِفْظُ الرَّجُلِ بَعْدَ مَا يَكْبُرُ كَالْكِتَابَةِ عَلَى الْمَاءِ

چھوٹے بچے کا یاد کرنا ایسا ہے جیسے پتھر کا نقش اور بڑا ہونے کے بعد یاد کرنا ایسا ہے جیسے پانی پر لکھنا۔

رواہ ابو نعیم

(کنز العمال ج۱۰ صـ۱۴۰)

۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

اچھا سوال آدھا علم ہے۔

رواہ ابن السنی

(کنز العمال ج۱۰ صـ۱۴۰)

۸۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَكُونَ قَلِيلَ الضِّحْكِ كَثِيرَ الْبُكَاءِ

عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ کم ہنسنے والا زیادہ رونے والا رہے۔

رواہ الدیلمی

(کنز العمال ج۱۰ صـ۱۴۳)

Marfat.com

۹۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معموں سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ ص۳۵)

معمہ اور پہیلی سے اگر اپنے نفس کی برتری کا اظہار اور دوسرے کو رسوا کرنا مقصود ہو یا وہ فتنہ اور عداوت و اذیت کا سبب ہو تو ناجائز و حرام ہے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ اگر بدلے کے طور پر ہو تو جَزَاءُ سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُھَا کے مطابق جائز ہے (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص۱۶۸) اسی طرح اگر طلبہ کے ذہن میں تیزی پیدا کرنا مقصود ہو تو حرج نہیں جیسے کہ صاحب بحر الرائق علامہ ابن نُجیم مصری نے الاشباہ والنظائر میں بہت سی فقہی پہیلیوں کو تحریر فرمایا۔

۱۰۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ تَفَقَّہَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّہْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ

جس نے تفقہ حاصل کیا اور صوفیوں کی عادت نہیں اختیار کیا تو وہ درستگی کے راستہ سے ہٹ گیا۔ اور جو صوفی بنا مگر تفقہ

Marfat.com

وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَھُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ ۔ | نہیں حاصل کیا تو وہ زندیق ہو گیا اور جس نے دونوں باتیں جمع کیں تو وہ صحیح راستہ پر ہوا ۔

(مرقاۃ ج ا صـ ۲۵۶)

۱۱۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دنیا ایک باغ ہے جسے پانچ چیزوں سے سجایا گیا ہے عالموں کے علم سے، حاکموں کے انصاف سے، عبادت گذاروں کی عبادت سے، تاجروں کی امانت سے اور اہل پیشہ کی نصیحت سے تو ابلیس نے پانچ قسم کا جھنڈا لا کر ان چیزوں کی بغل میں گاڑ دیا۔ علم کے پہلو میں حسد کا جھنڈا، انصاف کے بازو میں ظلم کا جھنڈا، عبادت کی بغل میں ریا کاری کا جھنڈا، امانت کے پہلو میں خیانت کا جھنڈا اور اہلِ پیشہ کے بازو میں کھوٹ کا جھنڈا۔

(تفسیر کبیر جلد اول صـ ۲۷۶)

علم کی بغل میں حسد کا جھنڈا ابلیس کے گاڑنے ہی کا اثر ہے کہ عالموں میں حسد بہت زیادہ پایا جاتا ہے یہاں تک کہ استاد شاگرد سے اور شاگرد اُستاد سے حسد کرنے لگتا ہے بلکہ یہاں تک کہ بعض عالم جو اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کرتے ہیں

Marfat.com

کہ ہم تقویٰ کی سب سے بلند چوٹی پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی ابلیس کے حسدی جھنڈا کے نیچے آکر بری طرح حسد کرنے لگتے ہیں اور دین متین کی صحیح خدمت کرنے والے عالموں کو طرح طرح سے اذیتیں پہنچاتے ہیں۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل علماء کو خصوصًا اور تمام مسلمانوں کو عمومًا شیطان کے حسدی جھنڈا سے بچنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم الامین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

جلال الدین احمد امجدی

۲۲ رشعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

۱۰ رمارچ ۱۹۹۱ء

Marfat.com

فہرس مطبوعات مرکزی مجلسِ امامِ اعظم رجسٹرڈ لاہور

نمبر شمار	عنوان	مصنف/ مؤلف	صفحات	سن اشاعت
۱۔	امام اعظم مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ اختر شاہجہان پوری	۸۰ صفحات	ستمبر ۸۵ ۱۹ء
۲۔	حی علی الصلوٰۃ	خلیل احمد رانا	۴۸	جنوری ۱۹۸۷ء
۳۔	آہ ! مرکزی مجلس رضا	محمد رفیق چشتی	۸	مارچ ۱۹۸۷ء
۴۔	قربانی کے ضروری مسائل		۸	بر عید بقر یہ
۵۔	رہبر و رہنما	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۱۶	اکتوبر ۱۹۸۷ء
۶۔	میلاد النبی	خادم رضا	۱۶	نومبر ۱۹۸۷ء
۷۔	نماز کے ضروری مسائل	مفتی رکن الدین الوری نقشبندی	۱۲۰	دسمبر ۱۹۸۷ء
۸۔	گیارہویں شریف	مولانا محمد منیف اختر خانیوال	۱۶	جنوری ۸۸ ۱۹ء
۹۔	حی علی الصلوٰۃ	(دوگنی ضخامت کے ساتھ)	۸۰	جنوری ۸۸ ۱۹ء
۱۰۔	والدین پر اولاد کے حقوق	امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ	۱۶	فروری ۸۸ ۱۹ء
۱۱۔	خصائص کنز الایمان	علامہ اختر شاہجہان پوری	۶۴	مارچ ۸۸ ۱۹ء
۱۲۔	حقانیتِ اسلام	" " "	۵۶	اپریل ۸۸ ۱۹ء
۱۳۔	فضیلت کی راتیں	قاسم میمن	۲۴	مئی ۱۹۸۸ء
۱۴۔	فضائل درود وسلام	مولانا محمد سعید شبلی	۸۰	جون ۱۹۸۸ء
۱۵۔	سیرۃ امام احمد رضا	علامہ اختر شاہجہان پوری	۶۴	جولائی ۱۹۸۸ء
۱۶۔	شیر و شکر	پیر غلام دستگیر نامی	۵۰	اگست ۸۸ ۱۹ء
۱۷۔	سوانح سراج الامہ حضرت امام اعظم	محبوب الٰہی رضوی	۶۴	ستمبر ۱۹۸۸ء
۱۸۔	جشنِ بہاراں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸	نومبر ۱۹۸۸ء
۱۹۔	اسلامی عورت	ابو الفیض سید قلندر علی سہروردی	۸۰	جنوری ۱۹۸۹ء
۲۰	جانِ ایمان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸	مارچ ۱۹۸۹ء

Marfat.com

فہرست مطبوعات مرکزی مجلسِ امام اعظم ، لاہور (رجسٹرڈ)

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنّف	ضخامت	سالِ اشاعت
۲۱	جشنِ بہاراں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸ صفحات	۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء
۲۲	بہارِ عقیدت	مولانا اختر الحامدی الرضوی	۱۶ "	۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء
۲۳	نقاب پوش درویش	سرفراز خاں	۳۲ "	" "
۲۴	قادیانی مرتد	امام احمد رضا خاں بریلوی	۲۴ "	" "
۲۵	توہینِ رسالت کی سزا قتل	صوفی نواب الدین گولڑوی	۲۸ "	۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء
۲۶	امام احمد رضا اور علوم جدیدہ وقدیمہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۳۲ "	" "
۲۷	دارالعلوم دیوبند کے سو سال	مختار جاوید	۴۸ "	" "
۲۸	فیصلہ چہار مسئلہ	مولانا محمد حنیف اختر	۷۲ "	" "
۲۹	جانِ ایمان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۵۶ "	" "
۳۰	ارکانِ دین	مفتیٔ اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی	۴۸ "	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء
۳۱	سراج الفقہاء	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۲۴ "	" "
۳۲	حضور کی تاریخ پیدائش	سید محمد سلطان شاہ	۳۲ "	" "
۳۳	گویا دبستان کھل گیا	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۴۸ "	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء
۳۴	حکومت یزید پلید	علامہ مفتی شریف الحق امجدی	۷۲ "	" "
۳۵	پیغمبرِ خدا قانون ساز بھی تھے	" "	۴۰ "	" "
۳۶	اثباتِ ایصالِ ثواب	" "	۸۰ "	" "
۳۷	غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں	امام احمد رضا خاں بریلوی	۵۶ "	" "
۳۸	خاکِ حجاز کے نگہبان	صلاح الدین محمود	۲۰ "	" "
۳۹	فضائلِ عائشہ صدیقہ	علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی	۱۶ "	" "
۴۰	میلادِ مصطفےٰ	راجہ رشید محمود وغیرہ	۶۴ "	" "

Marfat.com

Marfat.com

یا اللہ عز و جل   بسم اللہ الرحمن الرحیم   یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

- چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو
- ایک قرآن کریم پڑھ کر سویا کرو
- جنت کی قیمت دے کر سویا کرو
- دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو
- ایک حج کر کے سویا کرو

حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ امر میرے لئے کیسے ممکن ہے؟ یہ تو بہت مشکل کام ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ——

- چار مرتبہ سورۂ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ کر سویا کرو کیونکہ اس کا ثواب تمہارے نامۂ اعمال میں چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر لکھا جائے گا۔
- تین مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی قُل ھُوَاللہ پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔
- تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ اس سے جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔
- دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ہے۔
- چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو، حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو روزانہ میں یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

مرکزی مجلسِ امامِ اعظم لاہور

Marfat.com

یا اللہ جل جلالہ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! رات کو روزانہ پانچ کام کرکے سویا کرو۔

- چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو
- ایک قرآن کریم پڑھ کر سویا کرو
- جنت کی قیمت دے کر سویا کرو
- دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو
- ایک حج کرکے سویا کرو

حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ امر میرے لئے کیسے ممکن ہے؟ یہ تو بہت مشکل کام ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ——

- چار مرتبہ سورۂ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ کر سویا کرو کیونکہ اس کا ثواب تمہارے نامۂ اعمال میں چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر لکھا جائے گا۔
- تین مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی قُل ھُوَاللہ پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔
- تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ اس سے جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔
- دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ہے۔
- چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو، حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو روزانہ میں یہی عملیات کرکے سویا کروں گا۔

مرکزی مجلس امامِ اعظم لاہور

Marfat.com